رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲
فروری سنہ ۲۳ء

دہلی کا ماہوار طبی رسالہ

المسیح

مرتبہ

زبدۃ الحکماء حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی

قیمت سالانہ مع محصول [illegible]

قیمت فی پرچہ ۴ر

پتہ ناظم دفتر المسیح قرول باغ دہلی

محبوب المطابع دہلی میں چھپ کر دفتر المسیح سے شائع ہوا

طبیہ کالج دہلی جدید کورس کی کتابیں

(مؤلفہ زبدۃ الحکماء حکیم محمد کبیر الدین مؤلف شرح و فیسر طبیہ کالج دہلی)

(۱) افادۂ کبیر یہ کتاب طب یونانی کے تمام اصول و قواعد کو نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں بتاتی ہے اور نبض و قارورہ کو واضح اور صاف طور پر سمجھاتی ہے اور طبیہ کالج دہلی کے سال اول کے کورس میں داخل ہے۔ یہ حقیقت میں طب یونانی کی نہایت مشہور قدیم عربی کتاب موجز القانون کا ترجمہ اور اسکی شرح ہے۔ اسمیں تشریح کے نقشہ جات کے علاوہ فصد کی رگوں کا نہایت صاف نقشہ ہے قیمت عہ مجلد عاے علاوہ محصول ڈاک۔

(۲) ترجمۂ کبیر یعنی طب یونانی کی عظیم الشان عربی کتاب شرح اسباب کا سلیس و مقبول عام ترجمہ جو طبیہ کالج دہلی کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ اس کتاب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے اسباب علامات اور علاج نہایت سلیس عبارت میں درج ہیں۔ اور ہر ایک بحث دلچسپ طبی نکتوں اور فلسفی باریکیوں سے معمور ہے جن سے اردو اور فارسی داں ابتک قطعاً محروم تھے۔ کل کتاب چار جلدوں میں منقسم ہے اور ہر ایک جلد کی قیمت دو روپیہ ہے۔ مجلد فی جلد ۔ (۳) **تشریح کبیر** زیر طبع ہے۔

(۴) منافع کبیر یہ عظیم الشان کتاب دراصل کلیات طب کی جدید طرز کی کتاب ہے جسے دہلی کے مشہور طبیہ کالج نے خاص طور پر اپنے کورس کی تکمیل کے لیے تیار کرایا ہے اور اپنے نصاب تعلیم میں داخل کیا ہے۔ اس میں تمام اعضاء کے افعال و وظائف نہایت سلیس اور دلپسند عبارت میں لکھے گئے ہیں اور دونوں طبوں یعنی یونانی و ڈاکٹری اختلافی مسائل میں منصفانہ محاکمہ اور فیصلہ کیا گیا ہے علاوہ ازیں نبض و قارورہ کے قدیم و جدید طرز شناخت اور طریقۂ امتحانات لکھے گئے ہیں جس سے یونانی اطباء قیمتی فوائد حاصل کر سکتے ہیں قیمت عہ مجلد ۔

(۵) علم الادویہ نفیسی یعنی ترجمہ و شرح کی علم الادویہ نفیسی علم الادویہ کی بےنظیر و مدلل کتاب ہے جو طبیہ کالج دہلی کا نصاب تعلیم ہے۔ قیمت فی جلد عہ مجلد ۔ علاوہ محصول۔

دیگر کتب

(۶) لغات اصطلاحات طبیہ یہ بیش بہا طبی لغت ہے۔ اس میں تمام طبی الفاظ و اصطلاحات کو نہایت سلیس اور سہل عبارت میں واضح کیا گیا ہے۔ علم طب کے طلباء اور شوق مطالعہ رکھنے والے اطباء اس قسم کی لغت کے سخت ضرورت مند تھے۔ قیمت عہ مجلد ۔ علاوہ محصول

(۷) لغات الادویہ اس عظیم لغت میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ عربی، فارسی، ہندی، سنسکرت

جلد دوم ماہ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق جنوری سنہ ۱۹۲۳ء عدد ششم

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	صفحات
۱	عمل اختقان اور المسیح	مدیر	۳۲۲ - ۳۲۴
۲	ہماری طب اور حکومت	ابوالحامد جمالی	۳۲۵
۳	تشریح اور جراحی ہمسے کس طرح کھوئی؟	محمد عبداللہ بایزیدی	۳۲۶ - ۳۲۸
۴	فلسفہ سماعت	مدیر	۳۲۹ - ۳۳۳
۵	علم الجراثیم	〃	۳۳۴ - ۳۳۸
۶	ذات الریہ	حکیم محمد صدیق میرٹھی	۳۳۹ - ۳۴۲
۷	صبر (ایلوا)	حکیم محمد عبدالواحد ناظم	۳۴۳ - ۳۴۹
۸	ادویہ معمولہ	حکیم مسیح الزماں صاحب	۳۵۰ - ۳۵۵
۹	حدود الامراض	مدیر	۳۵۶ - ۳۵۹
۱۰	الف العنزہ	حکیم محمد عبدالواحد ناظم	۳۶۰ - ۳۶۵
۱۱	عمل اختقان	ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب	۳۶۶ - ۳۷۱
۱۲	بخار کا ایک مفید نسخہ	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی	۳۷۲ - ۳۷۵
۱۳	علمی شکوک	حکیم سید علی صاحب کوثر چاندپوری	۳۷۶ - ۳۷۷
۱۴	جمعیت طلبائے قدیم	مدیر	۳۷۸ - ۳۷۹
۱۵	اجوبہ		۳۸۰
۱۶	اسئلہ		۳۸۱ - ۳۸۳

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

کی تیاریاں طبیہ کالج دہلی میں ہو رہی ہیں۔ امید ہے کہ فروری کے نصف اول تک اسکی تاریخیں مقرر ہونگی۔ یہ جلسہ نہایت اہم ہوگا۔ تمام مستندین و اطبا کو شریک ہونا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم

المسیح

عمل احتقان اور المسیح

المسیح نے عمر کے اولین دور میں بہت سے پیدا ہونے والے شکوک اور غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا تھا۔ مثلاً طب جدید کے بعض نئے اکتشافات کی اشاعت کے متعلق المسیح ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء میں بالفاظ صریح نہایت جرأت سے یہ بتایا گیا ہے کہ ان جدید معلومات کی اشاعت سے المسیح کا مقصد محض یہ ہے کہ وہ ان معلومات کو اطباء کے سامنے اس طرز بیان سے پیش کرے کہ دامنِ اردو بھی مالا مال ہو جائے۔ اور ہمارے اطباء کے معلومات میں بھی اضافہ ہو۔ اور اس کے تمام اجزا کی خوبی و برائی کا ہمیں اندازہ ہو سکے۔ اور ہم صحیح طور پر فیصلہ کر سکیں کہ طب قدیم و جدید میں خوبیوں کے لحاظ سے کس قدر اختلاف ہے ✦

مگر اس صراحت کے باوجود بھی بعض احباب یہ سمجھ رہے ہیں کہ المسیح عملِ احتقان کو طب یونانی کا ایک جزو علاج بنانے کی سعی میں ہے۔ اور اسکو طب یونانی کا ایک سبق بنا رہا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے دلائل سے یہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ عمل احتقان ایک مضر طریقہ علاج ہے۔ اور اسے اگر طب یونانی کا جزو علاج بنا لیا گیا تو دیسی

طب برباد ہو جائے گی +

اس غلط فہمی کے دور کرنے کے لئے ہمیں اس وقت یہ ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عمل احتقان کی اشاعت و ترجمانی سے المسیح کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ ہم اسے طب یونانی کا ایک جزو بنالیں۔ اور بلا تفریق و تخصیص اندھا دھند اس کے تمام اعمال ہم کرنے لگیں۔ بلکہ المسیح کا اس سے اول ترین مقصد تو یہ ہے کہ ہم اس جدید طریقہ علاج سے دیسی اطباء کو اُردو زبان کے ذریعہ روشناس کراسکیں۔ اس کے بعد ہم غور کرسکیں کہ کیا ان میں سے کوئی عمل مفید اور کارآمد ہے۔ جس سے ہم ضرورت کے وقت فائدہ اُٹھاسکیں +

میرا خیال ہے۔ اور نہ صرف خیال بلکہ یقین ہے کہ اگر ہم عمل احتقان کو بُرا ہی ثابت کریں۔ تو بھی ناممکن ہے کہ اول سے آخر تک ایک مرتبہ اسے سُنے اور سمجھے بغیر ازعانی دعوی کے ساتھ اسے محقراً اور مضر ثابت کرسکیں +

مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ عمل احتقان کو نہیں۔ بلکہ کسی جدید علم کو اپنی زبان میں پیش کرنے سے یہ کیسے لازم آسکتا ہے کہ وہ یونانی علاج کا جزو قرار دیا جائے +

مَیں اس کا بھی کسی طرح قائل نہیں کہ عمل احتقان کسی حیثیت سے بہتر نہیں اور اس کے کسی عمل کی ضرورت نہیں پیش آتی۔ اور اگر ہم ان اعمال میں سے کسی ایک کو ضرورت کے وقت استعمال کریں۔ تو اس سے سوائے خطرات کے کوئی فائدہ مترتب نہیں ہوسکتا +

اگر ہم اس کے قائل ہیں۔ تو اس کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ہمیں اس کے تمام فوائد معلوم نہیں۔ اور ہم اس کی پوری حقیقت و ماہیت اور جزئیات سے نابلد ہیں۔ ایسی حالت میں ہمیں دوبارہ غور کرنا چاہیے کہ اس کے کون کون سے اعمال کس کس وقت استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور ان سے بعض اوقات کس طرح جانیں ضائع ہونے سے بچ

جاتی ہیں۔ اور بعض اوقات اگر ان سریع التاثیر اعمال سے کام نہ لیا جائے۔ تو مریض کا نتیجہ ہلاکت کے سوا دوسرا نہیں +

بہر حال ہم پھر اپنے ابتدائی مقصد سے دور چلے گئے۔ ہم فرض کرتے ہیں کہ عمل حقنہ سراسر مضر ہی ہے۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ ہم اس سے اپنے برادران فن کو روشناس بھی نہ کریں۔ اور کیا اس ترجمانی سے (جو محض دوسروں کے اقوال کو اپنی زبان میں پیش کردینا ہے) یہ لازم آتا ہے کہ ہم نے شرح اسباب جیسی کتاب میں شامل کرکے اسے یونانی کا ایک سبق بنا دیا +

یاد رکھیے کہ المسیح اگر جدید اکتشافات کی اشاعت کرتا ہے تو اس سے مقصد محض یہ ہے کہ وہ دوسری طبوں کے معلومات کو سادہ اُردو زبان میں اطباء کے سامنے پیش کرے۔ تاکہ وہ اپنی اور دوسری طبوں کے اصلی معیار کو پاسکیں۔ اور اس اندازہ کے بعد اُن میں ترقی و تنقیح کی تحریص و تحریک پیدا ہو +

بس یہی وجہ ہے کہ المسیح جدید علم کیمیا۔ جدید علم الجراثیم۔ جدید علم الامراض جیسے مسائل کو زیر بحث لاتا ہے۔ اور پوری تفصیل و تشریح سے ان جدید نظریات کی ترجمانی کرتا ہے۔ تاکہ فیصلہ کے وقت اس وجہ سے غلطی نہ ہو جائے کہ وقت محاکمہ صرف اُسکا تاریک پہلو پیش نظر ہو۔ اگر ایسا ہوگا۔ تو یہ ایک ظلم ہوگا جس کے جواز کا فتویٰ عصبیت کے علاوہ کسی اور دار الافتاء سے نہیں مل سکتا +

مدیر

شذرات

ہماری طب اور حکومت

سوال	جواب
دیسی طبیں انحطاط پذیر کیوں ہوئیں؟	پردیسی حکومت کی عداوت سے۔
طب جدید (ڈاکٹری) کو فروغ کیوں ہوا؟	پردیسی حکومت کی اعانت سے۔
ہمارے حکماء کی قدر و قیمت کیوں گھٹی؟	پردیسی حکومت کی عنایت سے۔
ہمارے اطباء کی حالت کیوں بگڑی؟	پردیسی حکومت کی توجہ سے۔
لفظ ”جراح“ ذلیل اور ”سرجن“ رفیع کیونکر ہوا؟	حکومت کی عنایت سے۔
ہمارے عطاروں کو مرکبی دوائیں دینے کی جرأت کیونکر ہوئی؟	حکومت کی بے اعتنائی سے۔
دیسی خیراتی شفاخانے کیوں نہ رہے؟	حکومت کی عنایت سے۔
طبی باقاعدہ درسگاہیں کیوں نہیں ہیں؟	حکومت کی عنایت سے۔
ہمیں بدنام کس نے کیا؟	حکومت نے۔
ہماری حالت کس نے بگاڑی؟	حکومت نے۔
ہماری طب کو کس نے برباد کیا؟	حکومت نے

لوگ کہتے ہیں کہ ”زوالِ طب کے ذمہ دار اطباء ہیں۔ زوال طب کے ذمہ دار بڑے عطار ہیں۔ زوال طب کے ذمہ دار بیقاعدہ جاہل حکیم ہیں۔ زوالِ طب کے ذمہ دار ہماری طبی درسگاہیں ہیں“ مگر ہم ان سے دریافت کرتے ہیں کہ اطباء کی حالت کیونکر بگڑی؟ عطار خانے بڑے کیوں ہوئے؟ بیقاعدہ اور جاہل طبیب کیوں پھرنے لگے؟ درسگاہیں کیوں کوتہ اندیش اور ادنیٰ ہو گئیں؟ ان سب چیزوں کا ذمہ دار کون ہے؟ کیا کوئی انکار کر سکتا ہے کہ اس کی ذمہ دار حکومت نہیں ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ حکومت توجہ کرے اور علم طب یوں برباد ہو؟ کیا کوئی صائب الرائے یہ سمجھ سکتا ہے کہ حکومت کی سرپرستی ہے۔ اور علوم و فنون ڈوب جائیں۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو میں کہوں گا کہ آفتاب پرتو فگن ہو اور دھوپ کا نہ ہونا ممکن ہے۔ اور ہر محال کا امکان درست ہے۔ (ابوالمحامد جمالی)

مقالات

تشریح وجراحی ہم سے کس طرح کھوئی؟

اگر ہم یہ سوال کریں کہ دیسی اطباء نے علم تشریح وعلم جراحت کو کیوں خیر باد کہا۔ انہوں نے علم کلیات کو کیوں نہ چھوڑا۔ علم ادویہ۔ علم تشخیص کو کیوں ترک نہ کیا؟ تو قبل اس کے کہ ہم اسکا جواب دیں ہم یہ بھی سوال کر سکتے ہیں کہ کیا انہوں نے اپنے خیالات کبھی اس قسم کے بھی ظاہر کیے کہ علم تشریح وجراحی ایک غیر ضروری جزو ہے۔ کیا متقدمین سے متاخرین تک کی ادنیٰ سے اعلیٰ کتب ورسائل میں تشریح کا مختصر یا مفصل باب موجود نہیں ہے؟ پھر اگر علم تشریح وجراحی ان سے چھوٹا تو کیوں؟ اگر اس کی وجہ ہماری غفلت قرار دی جائے۔ تو خواہ یہ کسی حد تک معقول ہو۔ مگر اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ علم تشریح وعلم جراحی کی نوعیت ہی دوسرے شعبوں سے الگ ہے۔ کلیات وعلم الادویہ کی تعلیم ہماری ناکمل درسگاہوں میں کسی حد تک ہو سکتی تھی۔ مگر علم تشریح وجراحی کی تعلیم کے لیے اس قدر زر کثیر اور مصارف کی ضرورت ہے کہ ہماری درسگاہیں مالی حیثیت سے اسے کسی طرح برداشت نہیں کر سکتیں۔ اس لئے علم تشریح وعلم جراحی کے خیر باد کہنے کی ذمہ دار در اصل ہماری حکومت ہے۔ جس نے مشرقی علوم وفنون کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ اور جس کی معاونت کے بغیر کوئی درسگاہ تشریح وجراحی کی مکمل تعلیم ہرگز نہیں دے سکتی۔ گو اس وقت طبیہ کالج دہلی کی انوکھی مثال اس سے جداگانہ ہے اگرچہ اس میں بھی حکومت کا دست معاونت اس لحاظ سے شریک ہے کہ وہ لاشیں ہمیں بلا کسی قیمت کے دیتی ہے۔ مگر پھر بھی حکومت کی ذمہ داری کسی طرح کم نہیں ہوتی حکومت کا فرض ہے کہ وہ مشرقی علوم وفنون کی حفاظت کرے۔ اور اپنے جامع

(یونیورسٹیوں) میں مشرقی علوم کی اشاعت و ترویج اور زندہ رکھنے کے ذرائع مہیا کرے۔ لیکن افسوس ہے کہ بدقسمتی سے علم طب کو یہ خوش نصیبی حاصل نہیں ہوئی۔ فارسی و عربی ادب۔ منطق۔ فلسفہ۔ فقہ۔ ہیئات غرض اکثر قدیم علوم کے امتحانات تو کسی صورت میں جوامع کے اندر ہوا بھی کرتے ہیں۔ مگر بدبخت علم طب کو یہ درجہ بھی نہ ملا۔ اب ہمارے بیشتر اطباء جو کسی معمولی درسگاہ سے سند طبابت (یا سند کسب معاش) لیکر نکلتے ہیں۔ وہ علم تشریح و جراحی جیسے قیمتی علوم کس طرح اور کہاں سے سیکھیں۔ رہا ہمارے اطباء کا دوسرا گروہ جس نے کسی درسگاہ کا منہ بھی نہ دیکھا۔ بلکہ کسی اُستاذ مشفق کے پاس رہ کر اور ان کی خدمت کر کے علم طب کے اُس حصہ کو حاصل کر لیا جیکا حاصل کرنا بے سروسامانی کے باوجود بھی ممکن ہے۔ وہ علم تشریحی و جراحی کو لاشوں کے بغیر۔ انسانی اعضاء کے تماثیل (بت۔ ماڈل) کے بغیر۔ اور تشریحی قیمتی نقشہ جات کے بغیر کس طرح سیکھ سکتا ہے۔ اور وہ بیچارا اُستاذ مشفق اندرونی اعضاء کے شکل و صُور کو کس طرح شاگرد کے ذہن میں اُتار سکتا ہے۔ اُس کے بس میں بس اسی قدر ہے کہ وہ علم کے اُن حصوں کو زبانی سمجھا بُجھا کر پڑھا دے۔ جو تصور و تخیل سے متعلق ہیں۔ اور جن کے لئے ہزاروں روپے کے سامان کی ضرورت نہیں۔

لیکن آہ! حکومت کے اس زہر آلود عمل سکون کا واقعی وہی نتیجہ ہوا۔ جو اُس کا مآلِ ارادہ تھا۔ ہم ذلیل ہو گئے۔ ہماری طب وحشی اور عطائی بنگئی۔ ہماری قدر و قیمت گھٹنے لگی۔ ملک میں ہمارا وقار جاتا رہا۔ غیر ملکی ادویہ کے جہازات ہزاروں کی تعداد میں لنگر زن ہونے لگے۔ ہمارے ملک کی دولت ان قیمتی ادویہ کی خرید میں۔ اور غیر ملکی افراد کی بڑی بڑی تنخواہوں میں لُٹنے لگی۔ ان کے ہاتھوں سے خواہ کیسی ہی عزیز جانیں قربان ہو جائیں۔ مگر کوئی باز پرس نہیں۔ کیونکہ ان کو لنڈن کے معتبر قانون نے پروانہ موت دے دیا ہے۔ اور ہم سے اگر ذرا بھی غفلت ہو جائے۔ یا خلاف واقع غفلت کا الزام

ہمارے سر تھوپ دیا جائے۔ تو پھانسی کا پھندا ہماری گردنوں سے قریب آکر لہرانے لگتا ہے اگر ایک سول سرجن کے معمولی جنبش دست سے رگِ جاں شہید ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ یورپی مفتی نے فتوی موت اس کے سپرد کر دیا ہے۔ مگر کیا مجال کہ ایک کالا آدمی اپنی فنی مہارت کا ثبوت بھی پیش کر سکے۔ اور کسی بڑے عمل جراحی میں صاحب بہادر کی اجازت کے بغیر ہاتھ بھی ڈال سکے۔

یہ تو حال بدیسی حکومت اور اُن دیسی افراد کا ہے۔ جو یورپی طب کے حامل ہوتے ہیں اس بازار سیتا میں ہم دیسی طبیبوں اور ویدوں کا کیا شمار ہے۔

اس لئے میں اپنے غریب برادرانِ فن سے التجا کرونگا کہ اگر حکومت نے آپکی مدد نہیں کی ہے۔ تو اپنی مدد آپ خود کریں۔ اگر آپکو تشریح سیکھنے کیلئے انسانی لاشیں نہ مل سکیں اگر آپ قیمتی تماثیل اعضا خرید نہ سکیں۔ تو جہانتک ممکن ہو اپنے اس کلنک کے ٹیکہ کو معمولی کاغذی تصاویر ہی سے دور کرنیکی کوشش کریں۔ اور اپنے فن کی بدنامی کے خیال سے کم از کم گھر بیٹھے ہی مضامین تشریح کا مطالعہ کرنا شروع کریں۔ اور غور و خوض کے ساتھ اشکال ہی دیکھا کریں۔ اگر آپنے اساتذہ سے باقاعدہ تشریح کی تعلیم نہیں پائی ہے۔ تو کم از کم اب توجہ کریں۔ اگر آپکی عمر کا ایک حصہ ختم ہو چکا ہے تو بھی آپ اس سے دریغ نہ کریں۔ تحصیل علم کیلئے کسی عمر کی پابندی نہیں ہے۔ مثل ہے۔ پیر شو بیاموز ورنہ آپ یاد رکھیں کہ بیرونی تجارت نے اسی میں اپنا فائدہ دیکھا ہے کہ دیسی طب کو بدنام کرے دیسی اطباء کو بدنام کرے۔ دیسی ادویہ کو بدنام کرے + آپ کے بدنام کرنے میں ہر جائز و ناجائز تدابیر فراہم کیے جاتے ہیں۔ آپکو علم تشریح کی جہالت کے باعث "عطائی طبیب" کا خطاب ملا ہے۔ آپکی تشخیص خواہ صحیح ہی ہو۔ مگر اسکی وقعت اسوجہ سے کچھ نہیں کہ آپ تشریح نہیں جانتے۔ بس آپ اس عیب کو دور کریں۔ اور اس سیاہی کو مٹائیں۔ ورنہ آپکی بے عزتی اس حد تک جا لگے گی۔ کہ اسکے بعد دوسری نسل میں دیسی طبوں کا نام بھی نہ ملیگا۔ اور اس زوال فن کی ذمگی کسی قدر آپ سے بھی وابستہ رہے گی +

محمد عبداللہ۔ بایزیدی

تشریح و منافع

فلسفۂ سماعت

قبل اس کے کہ ہم قوتِ سامعہ کی مفصل کیفیت معرضِ بیان میں لائیں۔ کان کی اجمالی تشریح بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ ہر ایک جزو کا قدرتی فعل آسانی سے سمجھ میں آ سکے۔

کان کی اجمالی تشریح

کان کے تین حصے ہیں۔ جن میں ایک حصہ تو ظاہر میں کھوپری کے دونوں پہلو پر نظر آتا ہے۔ اور جو کری کا بنا ہوا ہے۔ اس میں مختلف قسم کے نشیب و فراز ہیں۔ درمیان میں ایک سوراخ اندر جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اسی نالی کے ذریعہ آواز کی لہریں دوسرے حصے تک پہونچتی ہیں۔ یہ نالی ایک پردہ پر ختم ہوتی ہے۔ جسکو کان کا پردہ کہا جاتا ہے۔ یہی پردہ کان کے پہلے حصہ کو دوسرے حصے سے جدا کرتا ہے اس پردہ سے اندر کی طرف ایک خلا ہے۔ جسکو دوسرا حصہ یا درمیانی حصہ کہا جاتا ہے اسی کو عربی میں جوبہ کہتے ہیں۔ اس فضا سے اندر کی طرف کان کا اندرونی حصہ ہے جس کی تفصیل ہم آگے کرینگے۔ کان کے درمیانی حصے (جوبہ) میں نہایت چھوٹی چھوٹی تین ہڈیاں ہیں۔ جنکا ذکر یونانی کتب میں نہیں ملتا ہے۔ لیکن اس کے وجود میں ہمارے اطبا کو ذرا بھی شک نہ کرنا چاہیئے۔ اگر انھیں اس کے وجود میں شک ہو تو انسانی کھوپریاں ہر جگہ آسانی سے دستیاب ہوتی ہیں۔ چند کھوپریاں منگوا کر کان کے سوراخ میں انکی تلاش کریں۔ کیا عجب ہے کہ یہ تینوں ہڈیاں مل جائیں۔ میں نے تو اپنے چند دوستوں کو اسی طرح دیکھنے کی ہدایت کی۔ اور جب انھوں نے پا لیا۔ تو فرحاں و شاداں تینوں قدرتی نازک ہڈیاں عطر کی چھوٹی شیشی میں بند کر کے میرے پاس لے آئے۔

ان میں پہلی ہڈی چھوٹی سی ہتوڑی کے مانند ہے۔ اسی وجہ سے اسکو عربی میں مطرقی کہا جاتا ہے (مطرقہ۔ ہتوڑا) دوسری ہڈی لوہار کے اُس لوہے کے مانند ہے۔ جس پر دوسرے لوہوں کو پیٹا جاتا ہے (جسکو اہرن یا آہن کہا جاتا ہے) اسی وجہ سے اسکو عربی میں سندانی کہتے ہیں (سنداں۔ اہرن) تیسری ہڈی نہایت خوبصورت رکاب کے مانند۔ یہ سب سے چھوٹی اور نازک ہے۔ اسکو عربی میں رکابی کہا جاتا ہے۔ یہ تینوں ہڈیاں آپس میں اس طرح ملی ہوئی ہیں کہ مطرقی کا سرا سندانی سے۔ اور سندانی کا ایک حصہ رکابی سے متصل ہے۔ اسی طرح کان کے پردہ سے مطرقی کا ایک حصہ لگا ہوا ہے۔ اور کان کے اندرونی حصے کی کھڑکی سے رکابی لگی ہوئی ہے۔ الغرض اگر کان کا پردہ آواز کی لہروں سے جنبش میں آتا ہے۔ تو اس سے مطرقی ہڈی متحرک ہوتی ہے۔ اور مطرقی کی حرکت سے دوسری ہڈی یعنی سندانی۔ اور سندانی کی حرکت سے تیسری ہڈی یعنی رکابی متحرک ہوتی ہے۔ اور رکابی کی تحریک کا اثر کان کے اندرونی حصے پر پڑتا ہے۔ جہاں سُننے والے اعصاب کے ریشے ایک خاص ترتیب سے پھیلے ہوئے ہیں +

کان کے درمیانی حصے (جوبہ) اور اندرونی حصے کے درمیان دو کھڑکیاں لگی ہوئی ہیں۔ ایک کھڑکی گول سی ہے (کُوّہ مستدیرہ) جس پر جھلی منڈھی رہتی ہے۔ اور دوسری کھڑکی بیضوی شکل کی ہے (کوہ بیضیہ) اس پر ایک جھلی منڈھی رہتی ہے۔ اور جھلی پر عظم رکابی کا چوڑا حصہ لگا رہتا ہے +

جوبہ یعنی کان کے درمیانی جوف سے حلق کو بھی بذریعہ ایک نالی کے تعلق ہوتا ہے یعنی کان اور حلق کے درمیان ایک نالی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے بعض اوقات جمہائی اور چھینک کے وقت کان میں زبردست پھڑپھڑاہٹ ہوتی ہے۔ اس نالی کو نغانغ کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور نالی بھی ہوتی ہے۔ مگر اس کے اندر ایک عضلہ ہوتا ہے

نخانغ کے ذریعہ منہ اور حلق کی ہوا جوبہ میں داخل ہوسکتی ہے۔

کان کا اندرونی حصہ بھول بھلیاں کی طرح سخت پیچیدہ ہے۔ یعنی عجیب قسم کی پیچیدہ نالیاں اور فضائیں ہیں۔ جو کان کی ہڈی (عظم حجری) میں واقع ہیں۔ عظم حجری پتھر جیسی سخت ہڈی کے اندر گویا قدرت نے سرنگیں بنادی ہیں۔ ان پیچیدہ نالیوں میں ایک نالی گھونگھہ کی طرح ڈھائی چکر کھاگئی ہے۔ اسکو قوقعہ کہتے ہیں۔ انہی پیچیدہ نالیوں میں سے چھوٹی بڑی تین نالیاں ہلالی شکل کی یعنی نیم دائرہ ہیں۔ اسی وجہ سے انکو مجاری ہلالیہ کہا جاتا ہے۔ یہ تینوں ہلالی نالیاں ایک درمیانی فضامیں کھلتی ہیں۔ جسکا نام دہلیز ہے۔ دہلیز اور جوبہ کے درمیان وہی بیضوی کھڑکی کے ذریعہ تعلق ہے۔ اور قوقعہ اور جوبہ کے درمیان گول کھڑکی لگی ہوئی ہے۔ غرض کان کا اندرونی حصہ انہی دونوں کھڑکیوں کے ذریعہ درمیانی حصہ (جوبہ) سے تعلق رکھتا ہے +

کان کے اندرونی حصے میں یعنی دہلیز۔ قوقعہ اور مجاری ہلالیہ کے اندر جھلی کا استر ہے۔ اس جھلی کے اندرونی سطح میں بھی ایک قسم کی رطوبت پائی جاتی ہے۔ اور بیرونی سطح میں بھی + اس جھلی کی اندرونی سطح پر کچھ نازک نازک ابھار ہوتے ہیں۔ یہ روئیں ابھار مخمل کے ریشوں کے مانند اندرونی رطوبت میں ابھرے رہتے ہیں۔ تاکہ اندرونی رطوبت کی خفیف سی جنبش بھی اسکو متحرک کرسکے۔ انہی بلندیوں یا روئیں دار ابھاروں میں عصب سامعہ کے آخری ریشے پھیلتے ہیں +

یہ جو مشہور ہے کہ قوت سامعہ کان کے پردہ میں ہوتی ہے۔ اور یہی سنتا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ بلکہ کان کا پردہ صرف آواز کی لہروں کو اندر تک پہونچانے کا ذریعہ ہے +

کان کے تمام اجزا کی مختصر سی تشریح جب آپ کو معلوم ہوگئی۔ تو اب فلسفۂ سمع غور سے سنئے +

فعل سماعت

یہ ہر شخص جانتا ہے کہ آوازیں ہوا کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچتی ہیں اور یہ ہوا پانی کے مانند ایک لطیف سمندر ہے۔ جس طرح تحریک سے پانی میں موجیں اور لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ جنکو ہم آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح آواز سے ہوائی سمندر میں بھی لہریں اُٹھتی ہیں۔ جنکو ہم آنکھوں سے اگرچہ دیکھ نہیں سکتے۔ مگر چشم بصیرت سے ضرور اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ انہی ہوائی لہروں اور موجوں کو باہر کا کان (جو کری کا بنا ہوا ہے) جمع کر کے کان کی سوراخ کی راہ کان کے پردہ تک پہونچا دیتا ہے۔ جس سے کان کے پردہ میں ایک قسم کی کپکپی (ارتعاش) و جنبش پیدا ہوتی ہے۔ اس پردہ سے چونکہ کان کی پہلی ہڈی (مطرقی) لگی ہوئی ہے۔ اسلئے یہ جنبش میں آتی ہے۔ اسی طرح اس ہڈی کی جنبش سے دوسری ہڈی (سندانی) اور سندانی سے تیسری ہڈی رکابی متحرک ہوتی ہے۔ پھر رکابی اُس جھلی میں تحریک پیدا کرتی ہے جو بیضوی کھڑکی پر منڈھی ہوئی رہتی ہے۔ پھر اس کھڑکی کی جھلی سے اندر تحریک پیدا ہوتی ہے۔ جہاں اول تو بیرونی رطوبت حرکت میں آتی ہے۔ بیرونی رطوبت کی تحریک سے اندرونی کان کی جھلیاں متحرک ہوتی ہیں۔ جس سے اندرونی رطوبت میں لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ اندرونی رطوبت کی لطیف حرکت سے وہ مخملی روئیں جنبش میں آتے ہیں۔ جن میں اعصاب سامعہ کے آخری ریشے پھیلے ہوئے ہیں۔

بہرحال ان مخملی ابھاروں کی جنبش سے اعصاب سامعہ کے آخری ریشے متاثر ہوتے ہیں۔ جس کی اطلاع دماغ کو ہوتی ہے۔ جس سے ہم آواز کو محسوس کر لیتے ہیں اور یہ سارے کام آناً فاناً ہوتے ہیں سو رنہ ظاہر ہے کہ جتنی دیر ہمیں اس کے بیان کرنے میں لگی ہے۔ اگر اسی قدر دیر آوازوں کے سُننے میں لگے۔ تو سارا وقت اسی میں ضائع

ہوا کرے۔ یہ ایک دوسری بحث ہے کہ آواز کی رفتار فضاء ہوا میں کیا ہے۔ یعنی ایک دقیقہ (منٹ) یا ایک ثانیہ (سکنڈ) میں آواز کتنی مسافت طے کرتی ہے۔

کان کے اجزا کے کام

کان کی کری کا کام آواز کی لہروں کو سمیٹ کر کان کے سوراخ کی راہ درمیانی کان تک پہونچانا ہے۔ کان کی کری ٹیڑھی بیڑھی کیوں بنائی گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ان مختلف ابھاروں سے ہر طرف کے ہوائی لہروں کو یہ قبول کر سکے۔ اور سب کو اکٹھا کرکے کان کے سوراخ میں روانہ کردے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ کان کی کری کی تمام نالیاں بیچ کی گہرائی میں ختم ہوتی ہیں۔ جہاں سوراخ واقع ہے۔ اسی سے ان بلندیوں کا کام معلوم ہو سکتا ہے۔

کان کو کری کا بنایا گیا۔ ہڈی کا یا گوشت کا کیوں نہیں بنایا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہڈی کا کان اگر ہوتا تو معمولی چوٹ وغیرہ سے ٹوٹ جایا کرتا۔ اور گوشت کا اگر بنایا جاتا تو اس کی سختی سے جو فائدہ آوازوں کے پہونچانے میں ہے وہ حاصل ہوتا یعنی فلسفہ طبعیات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سخت چیز آواز کو دور تک منتقل کر سکتی ہے۔ اور نرم چیز اس کے برعکس ہے۔ چنانچہ تانبے کا تار اور معمولی دھاگے کے ڈورے میں یہ بآسانی تجربہ کیا جا سکتا ہے۔

(رہاتی وارد)

دہلی کی دوا سازی

[illegible]

فنِ جراحت

(۴)

علم الجراثیم

بدن کے اندر جراثیم سے کیا کیا چیزیں پیدا ہوتی ہیں

دورانِ افزائش میں تغیر و استحالہ کے بعد جراثیم بعض نہایت اہم رطوبات و افرازات[1] خارج کرتے ہیں۔ جن میں چند ضروری درج ذیل ہیں:-

(۱) **حوامض**[2] (تیزابات) مثلاً لبنی حامض[3] (تیزاب شیر) خلی حامض[4] (تیزاب سرکہ) زبدی حامض[5] (تیزاب مسکہ)۔

(۲) **قلیات**[6] (کھاری چیزیں)

(۳) **ریاح**[7] **و بخارات** (غازات) مثلاً مائین[8] کبریت آمیختہ۔ ہوا د بطائح[9]۔

(۴) **ملونات** یعنی رنگین مواد یا رنگنے والے مواد مثلاً (۱) عصی[10] قیحیہ زرقا (نیلی پیپ کے جراثیم) ایک قسم کے سبز رنگ کی ریزش کرتا ہے (۲) بعض اوقات نیلی سی پیپ زخموں میں دیکھی جاتی ہے۔ وہ بھی جراثیم کے اثر سے بنتی ہے۔

---

۱. افرازات استحالیہ۔ میٹابولک پروڈکٹس

۲. حوامض۔ ایسڈز۔

۳. لبنی حامض۔ لیکٹک ایسڈ۔

۴. خلی حامض۔ ایسیٹک ایسڈ۔

۵. زبدی حامض۔ بیوٹرک ایسڈ۔

۶. قلیات۔ الکلیز۔

۷. ریاح / بخارات } گیسز

۸. مائین کبریت آمیختہ۔ سلفیورٹیڈ ہائڈروجن

۹. ہوا د بطائح۔ مارش گیس۔

۱۰. عصی قیحیہ زرقا } بیسی لس پایوسیانس

(۵) **مواد عطریہ** (معطرات) یعنی بودار مواد۔ مثلاً نیل بو[1] (انڈول) قطران مصعد (فینال)[2] جبنین[3] (ٹائروسین)

(۶) **الکحول**[4] اور الکحول سے مشابہ مرکبات۔

(۷) **مواد اختمار** (خمیرات) مثلاً فصلیین[5] (ڈایاسٹیز) (۲) مکسین[6] (انورٹیز) (۳) کلوین[7] (رے نین) جو رطوبت معدیہ کے جوہر سے مشابہ ہوتا ہے (۴) ایک مخصوص اور اہم خمیر (جو رطوبت بانقراس کے جوہر بانقراسین[8] سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور لحمی اور نشاستہ دار اجزاء کو منحل اور منہضم بنا دیتا ہے معمولی کرویات[9] عنقودیہ صدیدیہ کے افرازات میں پایا جاتا ہے اور ایک حد تک متورم و ملتہب ساختوں کے تحلیل وجذب کرنے میں معاون ہوتا ہے اس مادہ اختمار (خمیر) کی موجودگی اس طرح دریافت کی جاسکتی ہے۔ کہ مادہ ہلامیہ (ہلامین)[10] یا منجمد مائیت[11] دم میں زخم سے خارج شدہ پیپ کی رطوبت کا قطرہ ڈالکر مصنوعی (جراثیمی) کاشت کی جائے۔ اگر اس میں یہ مخصوص خمیر ہوگا تو مادہ ہلامیہ یا منجمد مائیت منہضم ہو کر محلول ہو جائے گی۔

(۸) **قلویات[14] حیوانیہ** (جیفین)[12] جسکو قلویات[13] عفونیہ بھی کہا جاتا ہے۔ چند مخصوص اور مستقل کیمیادی ترکیب کے منجمد مرکبات سمیہ ہیں (جو نباتات کے جواہر قلیہ[15] سے

---

[1] نیل بو۔ انڈول۔
[2] قطران مصعد۔ فینال۔
[3] جبنین۔ ٹائروسین۔
[4] الکول۔ الکہل۔
[5] فصلیین۔ ڈایاسٹیز۔
[6] مکسین۔ انورٹیز۔
[7] کلوین۔ رے نین۔
[8] بانقراسین۔ ٹرپ سین۔

[9] کرویات عنقودیہ صدیدیہ۔ اسٹے فیلوکوکس پایوجے نس
[10] ہلامین۔ جیلاٹین۔
[11] مائیت دم۔ بلڈ سیرم
[12] جیفین۔ ٹومینس۔
[13] قلویات عفونیہ۔ پٹری فیکٹو الکلائڈ۔
[14] قلویات حیوانیہ۔ انیمل۔
[15] قلویات جواہر قلویہ } الکلائڈ

مشابہ ہوتے ہیں) یہ زہریلے ہوتے ہیں۔ اور حدوث مرض میں نمایاں طور پر عامل ہوتے ہیں +

(۹) سمیات حقیقیہ (حقیقی سمین[1]) یہ حالت بساطت میں حاصل نہیں ہو سکے ہیں۔ مگر غالباً ان کی کیمیاوی ساخت بیاضگین[2] (البیوموز) اور مادۂ خمیر[3] (ان زائمس) سے بعض خصوصیات میں مشابہ ہوتی ہے۔ یہ مواد سمیہ اگر پچکاری سے بدن کے اندر یا خون میں داخل کیے جائیں۔ تو شدید سمیت پیدا کرتے ہیں۔ اور اگر یہ منہ کی راہ کھلائے جائیں۔ تو اکثر بے ضرر[4] ثابت ہوئے ہیں۔ ان کی کیمیاوی نوعیت و ترکیب نہایت ناپائیدار[5] و غیر مستقل ہوتی ہے اور حرارت کے اثر سے یا ہضم معدی سے فی الفور تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی اصلی ترکیب بدل جاتی ہے۔ اسی طرح اگر انھیں محلول صورت میں رکھا جائے تو بھی یہ بتدریج بے ضرر و بے اثر ہو جاتے ہیں +

اس کی (سمین) کی دو ممتاز قسمیں ہیں۔ سمین خارج خلیہ[6]۔ سمین داخل خلیہ[7]۔

سمین خارج خلیہ (سمیت بیرون جراثیم) یعنی وہ رطوبات سمیہ جو جراثیم کے خلیہ سے باہر پیدا ہوں۔ جیسا کہ عصا کزازیہ اور عصا خناق وبائی بناتے ہیں۔ اس قسم کی سمیت اُس رطوبت (زمین جراثیم) میں جمع ہو جاتی ہے جس میں یہ جراثیم پیدا ہوتے اور بڑھتے ہیں +

سمین داخل خلیہ (سمیت درون جراثیم) اس قسم کی سمیت جراثیم کے جسم سے باہر نہیں آتی ہے۔ بلکہ پیدا ہو کر جراثیم کے اندر ہی بند رہتی ہے مصنوعی طور پر اس

[1] سمین۔ ٹاکسین۔
[2] بیاضگین / زلال گیرین } البیوموز
[3] مادۂ خمیر۔ انزائم۔
[4] بے ضرر۔ اٹوکس
[5] ناپائدار۔ ان اسٹیبل
[6] خارج خلیہ۔ اکسٹرا سیلیولر ٹاکسین۔
[7] سمین داخل خلیہ۔ انٹرا سیلیولر ٹاکسین۔

داخلی سمیت کا خارج کرنا اگرچہ غیر ممکن ہے۔ مگر قدرتی طور پر بعض حالات میں یہ خود بخود خارج ہوا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر عصویات تدرن کو لیجیے۔ اس کے افرازات ورطوبات (جو ان کے جسم سے باہر آچکے ہوں) تقریباً بے ضرر ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے جراثیم مذکور کے دھلے ہوئے جسم (بیرونی رطوبت سے الگ) نہایت زہریلے ہوتے ہیں +

سمین کی تاثیر۔ ان مواد سمیہ کا اثر حالات ماحول کے اعتبار سے مختلف اور متضاد ہوتا ہے۔ مگر علی العموم یہ بخار کا باعث ہوتے ہیں۔ بعض کا مقدم اثر مخصوص ساخت اور مخصوص ذرات پر ہوتا ہے۔ مثلاً کزاز کے عصی نامی جراثیم بالخصوص کسی نظام عصبی (مثلاً دماغ ونخاع) کے خلیات پر اثر رکھتے ہیں۔ اسی طرح پیپ کے جراثیم بلاتخصیص بدن کی ان تمام ساختوں پر اثر کرتے ہیں۔ جن سے وہ متصل ہوتے ہیں +

معمولی حالات میں سمیت کے نتائج وعوارض اس کی مقدار (جو بدن میں موجود ہے) پر اور حیوان اور اس کے اعضاء کے احساس کی کمی وبیشی پر منحصر ہوتے ہیں۔ یعنی اگر سمین کی مقدار زیادہ ہو یا اگر مریض اور اس کے بدن کی ساخت زیادہ ذکی الحس ہو تو سمین کا اثر بھی زیادہ شدید ہوگا۔ اسی طرح اس کے برعکس بھی قیاس کرنا چاہیے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اولاً مثلاً اگر سمین نہایت شدید ہے تو اس کی حدت سمیہ کسی حصہ بدن کی قابلیت حیات[2] (قوت حیوانیہ) کو کلیۃً فی الفور زائل کرے گی (یہ پہلی صورت ہے) ثانیاً برخلاف ازیں اگر سمین کی حدت سمیہ نسبتاً خفیف ہے تو اس حصہ بدن میں ورم حار (التہاب حاد) پیدا کرنے کے بعد اس عضو کی قابلیت حیات کو منقطع کر دے گا (یہ دوسری صورت ہے) ثالثاً اگر سمین کی حدت سمیہ اس سے

[1] تاثیرات مرضیہ۔ پیتھالوجیکل افکٹس۔

[2] قوت حیات۔ وی ٹے لیٹی۔

بھی خفیف ہے تو ساخت میں استحالہ و تغیر (فساد) کا باعث ہوکر لحمی انسجہ کو شحمی انسجہ میں تبدیل کر کے بگاڑ (فسادِ شحمی[1] واقع ہوگا) اور بالآخر عضو کی قوت حیات بھی زائل ہو جاوے گی (یہ تیسری صورت ہے) رابعاً سیمن کے بعض دیگر انواع میں التہاب واقع ہونے کے بعد بتدریج انسجہ میں ذرہ[3] بذرہ ہلاکت نمودار ہوتی ہے۔ اور بالآخر پیپ پیدا ہو جاتی ہے (تقیح) (یہ چوتھی صورت ہے) خامساً اگر نہایت ہلکے درجہ کی سیمن عرصہ دراز تک مسلسل پیدا ہوتی رہے۔ تو اس کی تنبیہ و تحریک سے عضو کی ساخت میں نسیج[2] لیفی کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ مگر یہ تحریک و تنبیہ اس درجہ خفیف اور بتدریج ہوگی کہ التہاب کی نوبت نہ آوے گی اور نہ اس کے علامات ظاہر ہونگے۔

[1] فسادِ شحمی۔ فیٹی ڈی جنریشن۔

[2] نسیج لیفی۔ فائبرس ٹشو۔

[3] ذرہ۔ نائی کیمل۔

قرابادین کی سرگزشت

[illegible]

[illegible]

ذات الرّیہ۔ نیمونیا

(از حکیم محمد صدیق صاحب میرٹھی)

ذات الریہ پھیپھڑے کے گرم ورم کو کہتے ہیں۔ اس میں گاہے ایک پھیپھڑہ اور گاہے دونوں پھیپھڑے متورم ہو جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی بخار شدید ہوتا ہے +

اسباب۔ اس مرض کا سبب یونانی نقطہ نگاہ سے گرم اخلاط ہیں جو یا بذات خاص گرم ہوتے ہیں۔ یا متعفن ہو کر گرم ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض گاہے ابتداءً اور گاہے نزلہ کے بعد ہوتا ہے۔ کیونکہ نزلہ کے سبب سے پھیپھڑوں پر مادہ گرتا رہتا ہے گاہے مادہ خناق منفجر ہو کر پھیپھڑوں میں چلا جاتا ہے۔ اور گاہے ذات الجنب کا مادہ منتقل ہو کر ذات الریہ کا سبب بنتا ہے +

تحقیقات جدیدہ کی رُو سے یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جس کا باعث ایک خاص قسم کے جراثیم ہیں جنکو کرویات[1] ذات الریہ کہتے ہیں۔ جو مریض کے بلغم اور تھوک میں بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ اور جبکہ مریض شدید حالت میں ہو تو یہ جراثیم مریض کے خون میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ مرض مریض کے تنفس کے ذریعہ تندرست اشخاص میں سرایت کر جاتا ہے +

اگرچہ یہ مرض ہر عمر میں ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کا وقوع دیگر عمر کے اشخاص کے بہ نسبت نوجوانوں میں زیادہ ہوتا ہے اور عورتوں کی بہ نسبت مرد اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ شرابی اور ضعیف اشخاص یا وہ اشخاص جن کا طرز معاشرت ادنیٰ درجہ کا ہے۔ اور جنکو غربت کے سبب سے نہ کافی غذا ملتی ہے اور نہ کپڑا میسر ہوتا ہے۔ اس مرض کے چنگل میں زیادہ گرفتار ہوتے ہیں۔ جو شخص اس مرض

[1] کرویات ذات الریہ۔ نیموکاکس +

میں ایک مرتبہ مبتلا ہو کر تندرست ہو جاتا ہے وہ اس سے ہمیشہ کے لیے امین نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے اندر اس مرض کے دوبارہ اور سہ بارہ پیدا ہونے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور ذرا سی بات سے اس مرض کا خطرہ دامنگیر رہتا ہے یہ مرض عموماً موسم سرما اور موسم بہار میں اور سرد اور مرطوب مقامات میں ہوا کرتا ہے اصول حفظان صحت سے عدم توجہی کے سبب بھی اس مرض میں زیادہ اشخاص مبتلا ہوتے ہیں۔ اور یہ مرض وبائی پھیل جاتا ہے۔ اور بعض امراض کے دوران میں خصوصاً امراض قلب۔ شدید سوزش گردہ۔ ذیابیطس اور بعض متعدی امراض مثلاً خسرہ۔ چیچک۔ انف العنزہ (زکام وبائی) سل اور پرانی کھانسی میں بطور عرض مرض واقع ہوتا ہے ❖

انجام معمولی حالات میں عموماً ساتویں روز بحران ہو کر بخار اُتر جاتا ہے اور بعض اوقات ایک دو روز آگے پیچھے بھی بخار اُترتا ہے۔ مثلاً تیسرے روز لیکن عموماً نویں یا دسویں روز بحران ہوتا ہے۔ اور اسہال یا پسینہ یا نکسیر آکر بخار رفع ہو جاتا ہے۔ اور باقی علامات میں بھی تخفیف ہو جاتی ہے۔ لیکن کبھی رفتہ رفتہ بخار اُتر کر صحت کلی دیر میں ہوتی ہے اور گاہے مادہ متورمہ ریم میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور پھیپھڑے میں پھوڑا بن جاتا ہے اور جبکہ مرض بوڑھے اور کمزور آدمیوں کو ہوتا ہے۔ تو پھیپھڑے مُردار پڑ جاتے ہیں گاہے ایسا ہوتا ہے۔ کہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ صرف کمزوری باقی رہتی ہے۔ کہ مرض دوبارہ عود کر آتا ہے۔ گاہے مرض پرانا ہو جاتا ہے۔ خفیف بخار ہمیشہ رہتا ہے۔ شدت مرض کی صورت میں ایک ہفتہ میں مریض ہلاک ہو جاتا ہے بلکہ بعض صورت میں ۵۔ ۶ روز ہی میں مریض فرشتۂ اجل کو لبیک کہتا ہے۔ اور بعض وقت حالت شدت میں بارہ روز تک حالت مرض میں گذار کر لقمۂ اجل بن جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے مقام سے مادہ منتقل ہو کر پھیپھڑوں میں آجاتا ہے تو یہ ایک بدترین

امر ہوتا ہے کیونکہ پھیپھڑے اعضاء شریفہ سے ہیں۔ زندگی کا دار و مدار انھیں پر ہے۔ اور یہ نہایت نازک واقع ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان کی طرف مادہ کا منتقل ہونا اندیشناک ہے۔ جو بدقت تمام رفع ہوتا ہے۔ کیونکہ پھیپھڑوں کا ورم اگر رفع ہو جائے تو خیر ورنہ ورم پیدا کرنے والا مادہ ہوائی خانوں میں جمع ہو کر پھیپھڑے کی ساخت کو جگر کے مانند سخت کر دیتا ہے۔ اور اُس میں ہوا کا گزر نہیں ہو سکتا۔ اس حالت میں بھی اگر حسن اتفاق سے مرض رفع ہو جاتا ہے۔ تو مادۂ ورم آہستہ آہستہ جذب ہو جاتا ہے۔ اور پھیپھڑے بتدریج حالت اصلی پر عود کر آتے ہیں۔ ورنہ وہ گل سڑ کر اُدھڑ جاتے ہیں۔ اور مریض کی جان کا خدا حافظ ہوتا ہے +

علامات۔ ابتدائے مرض سے ایک دو روز پیشتر طبیعت کسی قدر کسلمند اور بے چین رہتی ہے۔ کسی قدر کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اس کے بعد اصل مرض کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے۔ کہ اول لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ جو آٹھ نو روز تک ہر وقت چڑھا رہتا ہے۔ بخار کی حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ تک ہوتی ہے۔ شام کے وقت عموماً اسی قدر حرارت ہوتی ہے۔ لیکن صبح کے وقت حرارت خفیف ہو جاتی ہے بدن کو چھونے سے جلد بہ نہایت گرم محسوس ہوا کرتی ہے +

سانس کھینچکر لیا جاتا ہے۔ یعنی تنفس میں تنگی ہوتی ہے۔ اور اس قدر جلد جلد سانس لیا جاتا ہے۔ کہ سانس کی تعداد فی دقیقہ بجائے ۱۸ مرتبہ کے جو حالت صحت میں ہوتی ہے۔ اس صورت میں ۳۰ یا ۴۰ مرتبہ بلکہ گاہے اس سے زیادہ تعداد تک تجاوز کر جاتی ہے +

سانس کی تنگی اور جلد جلد آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ورم کے سبب سے ہوا کی نالیاں دب کر تنگ ہو جاتی ہیں۔ لا محالہ تنفس میں تنگی اور سرعت ظہور پذیر ہوتی ہے +

سانس لیتے وقت ناک کے نتھنے پھیل جایا کرتے ہیں۔ اور چونکہ ذات الریہ زیادہ تر دائیں جانب کے پھیپھڑے کے پیندے میں ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اکثر دائیں جانب کی پستان کے نیچے یا بغل کے اندر ہلکا ہلکا درد محسوس ہوتا ہے لیکن اگر ذات الریہ کے ساتھ ہی ذات الجنب بھی شامل ہو۔ تو درد نہایت شدید ہوتا ہے۔ جس کے سبب سے مریض کو سانس لینے کھانسنے اور بات کرنے میں نہایت دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔ اور اگر دونوں جانب کے پھیپھڑے متورم ہیں۔ تو دونوں طرف سارے سینے میں درد محسوس ہوتا ہے۔ جو ایک بُری قسم ہے۔ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی آتی ہے۔ مگر درد کی وجہ سے مریض کھانسی کو روکتا رہتا ہے۔ لیکن گاہے ایسی سخت کھانسی اُٹھتی ہے کہ مریض اُس کے روکنے سے عاجز ہوتا ہے۔ بیٹھنے کی حالت میں کھانسی سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ابتدا مرض میں کھانسی میں بلغم نہیں خارج ہوتا۔ اگر خارج ہوتا ہی ہے تو بہت کم۔ لیکن ایک دو روز کے بعد خون کی آمیزش سے سرخی مائل بھورے رنگ کا چپکنے والا بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ جب بلغم میں خون زیادہ خارج ہونے لگتا ہے۔ تو مرض شدید سمجھا جاتا ہے درد سر۔ بے خوابی اور بے چینی کی اکثر شکایت ہوتی ہے۔ اور شدت مرض کی صورت میں مریض کو اکثر ہذیان ہو جاتا ہے۔

چہرہ خصوصاً رخسارے سرخ ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً اُس طرف کا رُخسارہ زیادہ سرخ ہوتا ہے۔ جس طرف کا پھیپھڑہ متورم ہوتا ہے۔ آنکھیں بھی سرخ ہوتی ہیں۔ اور انکے پپوٹے متورم ہوتے ہیں۔ سر زبان پر میل جم جاتا ہے پیاس زیادہ لگتی ہے اور جبکہ مرض شدید ہو تو زبان خشک ہو کر اینٹھنے لگتی ہیں اور کانٹے دار ہو جاتی ہے۔ اور مریض بخوبی گفتگو کرنے سے قاصر ہوتا ہے بھول زائل ہو جاتی ہے۔ نبض موجی چلتی ہے۔ اور اس کے نبضہ کی تعداد فی دقیقہ ۱۰۰ سے ۱۲۰ اور گاہے اس سے زیادہ تک پہونچ جاتی ہے۔

علم الادویہ

صبر- ایلوا

(از جناب حکیم محمد عبد الواحد صاحب ناظم)

اسماء (عربی) صبر، صبر، صبارا۔ سوملح۔

(فارسی) الوا۔ زردہ۔ شبیار۔ چادروا (یونانی)۔ فیقرا۔ آلوئہ۔ ایلیا۔

(سنسکرت) ایلی یک۔ کرشن بول۔ کماری۔ سار تو بھدو۔

(ہندی) ایلیا۔ مصبر (بنگالی) ایلی یک (مرہٹی) کالا بول۔ ایلیا بول۔

(گجراتی) ایلیو۔ تیلنگی۔ بھولم (انگریزی) ایلوز (لاطینی) ایلو۔

صبر اگرچہ ص کو زیر سے عموماً بولا جاتا ہے لیکن اس کا صحیح نام صَبِر (بعلوم) ہوتا ہے۔ بقول گیلانی رحمۃ اللہ علیہ شارح قانون صبر کو صبر کہنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ بطی الاسہال ہے۔ یعنی دست دیر میں لاتا ہے۔ اور اس کے کھانے والے کو اسہال کی انتظار میں بہت دیر تک صبر کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس کے مرکبات عموماً شب کے پہلے حصے میں کھلائے جاتے ہیں تاکہ تمام رات میں ان کا عمل پورا ہو جائے اور صبح کے وقت دست لائیں۔ چونکہ یہ دوا خلق خدا کے لئے نہایت نفع رساں ثابت ہوئی ہے۔ لہذا بہت ممکن ہے۔ کہ اس کا یونانی نام "آلوئہ" بلحاظ تقدس و تبرک عبرانی لفظ "ایلا" سے ماخوذ ہو جو "اللہ" کا مترادف ہے۔ اور پھر آلوئہ سے مختلف اشتقاق کی وجہ سے دیگر زبانوں میں اس کے نام رکھے گئے ہوں جن کو دیکھتے ہوئے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا ماخذ صرف ایک ہی لفظ ہوگا۔

ہندوستان کی مختلف زبانوں کے نام اس کے سنسکرت نام "ایلی یک" سے مشتق ہیں۔ اور کم وبیش تغیر کے ساتھ بولے جاتے ہیں۔

تاریخ صبر دنیا کے لیے ایک مایہ ناز دوا ہے۔ جو کہ طب یونانی میں تیس سو سال سے مستعمل ہے۔ اور خلق خدا اس کے عظیم الشان فوائد سے مستفید ہو رہی ہے نفع رسانی خلایق اور کثیر المنفعت ہونے کی وجہ ہی سے بلحاظ تقدس اس کے ایک مرکب کا نام "ایارج" ہے۔ جس کے معنی یونانی زبان میں "دوا الٰہی" ہیں۔ طب یونانی میں حب ایارج۔ حب شبیار۔ حب ایارج جالینوس وغیرہ ناموں سے اس کے مرکبات مدون و مستعمل ہیں۔

صبر بھی دنیا کی ان چند ادویہ کی طرح ایک ہے۔ جس کے منافع و فوائد کو دنیا کی تینوں عظیم الشان مروجہ طب (یونانی۔ ویدک۔ ڈاکٹری) تسلیم کرتی ہیں۔ اور ان طبوں کے افراد اس سے دنیا کو مستفید کر رہے ہیں۔

طب جدید (ڈاکٹری) میں اس کا استعمال تقریباً ایک ہزار سال سے شروع ہوا ہے اور ڈاکٹری میں اس کے مرکبات بہت سے مستعمل ہیں۔ جن میں سے بعض پیٹنٹ ہیں۔ ہندوستان میں "بیچم صاحب کی گولیاں" کا اشتہار بڑے بڑے اسٹیشنوں پر چسپاں دیکھا جاتا ہے۔ ان گولیوں کا جزو اعظم بھی "ایلوا" ہی ہے۔ ویدک کے مرکبات جو اس دوا سے تیار کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ ہم کو ان کا علم نہیں۔ لیکن یہ ضرور معلوم ہے۔ کہ ویدک میں اس کا استعمال قدیم زمانہ سے رائج ہے۔

ماہیت۔ صبر نبات گھیکوار کا منجمد عصارہ ہے۔ جو سیاہ زردی مائل یا سرخی مائل بھورے رنگ کی چمکدار ڈلیاں ہوتی ہیں۔ اسکی بو تیز کریہہ اور مزہ نہایت تلخ ہوتا ہے۔ اگر اسکو پانی میں گھولا جائے۔ تو پانی کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔

گھیکوار کو عربی میں نبات صبر۔ صبارہ۔ سنسکرت میں گھرت کماری، گرہ کنیا اور لاطینی میں ایلو ویرا۔ ایلو چائی نن سس۔ اور جزیرہ سقوطرہ میں پیدا ہونے والے گھیکوار کو ایلو پیری آئی کہتے ہیں۔ کوار گندل۔ کوار پاٹھا بھی گھیکوار کے ہندی نام ہیں +

اقسام۔ بلحاظ مقام پیدایش صبر کی بہت سی قسمیں ہیں۔ چنانچہ (۱) صبر عربی جس کو صبر یمنی اور صبر یمانی بھی کہتے ہیں (۲) صبر سیختانی اسکو صبر فارسی اور بعض صبر ترکی بھی کہتے ہیں (۳) صبر سقوطری اس کے درخت جزیرہ سقوطرہ میں پیدا ہوتے ہیں یہ جہازوں کے ذریعہ بمبئی میں آتا ہے۔ اور طب میں عموماً یہی مستعمل ہے (۴) صبر ہندی جوکہ ہندوستان میں بنایا جاتا ہے۔ یہ سیاہ کسی قدر زردی مائل اور مکدر ہوتا ہے (۵) صبر زنجباری جوکہ زنجبار سے ہندوستان میں آتا ہے۔ اس صبر کے ٹکڑے رنگت میں جگر کے مانند ہوتے ہیں۔ لہذا اسکو انگریزی میں "ہے پے ٹک ایلوز" یعنی صبر کبدی کہتے ہیں (۶) صبر بربدی۔ اس ایلوے کے پودے جزائر غرب الہند میں پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی براہ سمندر ہندوستان میں آتا ہے +

طب جدید وقدیم دونوں میں صبر سقوطری بہترین صبر خیال کیا جاتا ہے اور یہی زیادہ تر استعمال ہوتا ہے۔ صبر زنجباری اور صبر بربدی بھی اس کے قریب قریب ہی ہیں۔ ہندی صبر چونکہ صاف اور خالص نہیں ہوتا لہذا اس کو ناقص خیال کیا جاتا ہے +

مزاج۔ گرم وخشک +

افعال وخواص۔ دماغی تنقیہ کے لئے صبر ایک بہترین دوا خیال کی جاتی ہے چنانچہ اسی غرض کے لئے اس کے مشہور ومعروف مرکبات عموماً استعمال کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ مالیخولیا۔ دردسر مزمن۔ اکثر امراض چشم میں اس کا استعمال فائدہ

سے خالی نہیں ہوتا ہے۔ آنکھوں کو تقویت دیتا ہے۔ اور اکتحالاً اُن کو جلا بخشتا ہے +

معدہ و امعاء کو تقویت بخشتا ہے۔ اور اُن کو مواد فاسدہ سے صاف کرتا ہے۔ یہ ایک نہایت عمدہ ملین اور مسہل دوا ہے۔ اس کے استعمال سے دست آنے کے بعد قبض نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اکثر مسہلہ ادویہ کے استعمال کے بعد ہو جاتا ہے۔ اور اس کے متواتر استعمال سے اس کا عمل ضعیف نہیں ہوتا بلکہ تیز ہوتا جاتا ہے۔ قوت ہضم کو تقویت دیتا ہے۔ صفراء کو پیدا کرتا ہے چنانچہ انھیں خصوصیات کی وجہ سے اس دوا کو دائمی قبض کو رفع کرنے کے لئے بہترین دوا خیال کیا جاتا ہے +

صبر کی مسہلہ تاثیر ۱۰ سے ۲۰ گھنٹے تک ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کے مرکبات کو عموماً شام کے وقت کھلا دیا جاتا ہے۔ جس سے صبح کے وقت ایک دو پاخانہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو مقدار مقررہ سے زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے۔ تو اس کی تاثیر جلد نہیں ہوتی۔ البتہ قوی ضرور ہو جاتی ہے۔ لیکن پیٹ میں درد اور مروڑ ہونے لگتا ہے۔ اور کبھی کبھی معاء مستقیم سے خون بھی آنے لگتا ہے +

کم مقدار میں استعمال کرنے سے بواسیر کے لئے بھی مفید ہے +

قاتل کرم امعاء ہے۔ اس غرض کے لیے اس کو شیافہ کی صورت میں یا بطور حقنہ استعمال کرنا چاہئے۔ بچوں میں چرنوں کو مارنے کے لیے شیافہ کی شکل میں استعمال کرنا بہتر ہے +

چونکہ صبر صفراء پیدا کرتا ہے۔ لہذا مقوی جگر ہے اور اس کے سُدوں کو کھولتا ہے +

صبر مدر حیض ہے۔ خصوصاً جبکہ احتباس حیض کے ہمراہ بدہضمی اور دائمی قبض کی شکایت بھی ہو تو اس کے استعمال سے اکثر نفع ظاہر ہوتا ہے +

جبکہ جوان لڑکیاں قلت الدم۔ مرض اخضر[1] اور احتباس حیض میں مبتلا ہوں تو صبر کو فولاد کے ہمراہ استعمال کرنے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے (چنانچہ اسی غرض کے لیے حب مدر ہماری معمولہ مطب ہیں) لیکن اس کے متواتر اور کثرت استعمال سے کثرت حیض کی شکایت ہو جاتی ہے ۔

چونکہ صبر دور کے اعضا سے مواد فاسدہ کو جذب کر کے خارج کرتا ہے۔ لہٰذا وجع المفاصل کے لیے نہایت عمدہ دوا ہے اس مرض میں اس کے کئی مرکبات استعمال کیے جاتے ہیں۔ جو سریع النفع ثابت ہوتے ہیں ۔

صبر داء الثعلب۔ گنج میں طلاءً استعمال کیا جاتا ہے۔ اور نیز طلاء کرنے سے داد۔ اور جرب و حکہ کے لئے بھی مفید ہے۔ اور خبیث زخموں پر استعمال کرنے سے اُن کو صاف کرتا ہے۔ اور گوشت کو اُگاتا ہے۔ بعض اوقات زخم کے ذریعہ جسم میں بذریعہ خون جذب ہو جاتا ہے۔ اور اس سے دست آنے لگتے ہیں۔ ورم اور چوٹ کے لئے بھی طلاءً اس کا استعمال کیا جاتا ہے ۔

ضروری معلومات۔ صبر کے متواتر اور کثرت استعمال سے معاد مستقیم کی عروق شعریہ خون سے پُر ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس سے بواسیر پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے ۔

ایام حمل میں اس کے استعمال سے اسقاط کا خوف ہوتا ہے عورتوں میں صبر کا اخراج دودھ کے راستے ہوا کرتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے شیر خوار بچوں کو دست آنے لگتے ہیں۔ جبکہ مرضعہ کو کھلایا جاتا ہے ۔

مقدار خوراک۔ کتب طبیہ میں اس کی مقدار خوراک مختلف لکھی ہیں۔ بعض تو اس قدر ہیں۔ کہ آج کل اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا اس کی مقدار خوراک اسی

---

[1] مرض اخضر۔ کلوروسس۔ جگر کی ایک بیماری ہے۔ جس میں تن کا رنگ سبز ہو جاتا ہے۔

سے ۴ رتی تک ہونی چاہیے اور اس سے تجاوز نہ کرنا چاہیے۔ اسہال کے لیے ۲ ماشہ تک +

مُصلِح۔ صبر کی اصلاح کے لیے اس کے ہمراہ کتیرا۔ گل سرخ اور مصطگی میں سے کوئی دوا ملا لینا چاہیے +

صبر کے مرکبات

حب ایارج۔ حب شبیار۔ حب تنکار۔ حب ایارج جالینوس۔ صبر کی مشہور مرکب حبوب ہیں۔ جو کہ اکثر امراض دماغ و چشم میں مستعمل ہیں۔ ان کے نسخے قرابادینوں میں درج ہیں۔ اور ایسے مشہور ہیں کہ اس موقعہ پر ان کا اندراج ضروری نہیں معلوم ہوتا۔ البتہ چند دوسرے مرکبات درج ذیل ہیں +

حب صرع۔ مرگی میں مفید ہے۔ ام الصبیان میں بھی نافع ہے +

نسخہ۔ کندر۔ صبر زرد۔ جندبیدستر۔ ہموزن لیکر باریک پیسیں۔ اور عرق بادیان سے گوندھکر دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ بڑوں کو ۲ گولی اور بچوں کو ایک گولی کھلائیں +

حب طاعون۔ زمانۂ طاعون میں ان گولیوں کا استعمال بطور حفظ ماتقدم نہایت مفید ثابت ہوا ہے +

نسخہ۔ صبر دو تولہ۔ مرمکی ایک تولہ۔ زعفران ایک تولہ تینوں ادویہ کو باریک پیسکر چنے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی روزانہ صبح کے وقت زمانۂ طاعون میں بطور حفظ ماتقدم استعمال کریں۔ دو چار روز استعمال کرنے کے بعد ایک دو روز کا وقفہ کر دینا چاہیے +

حب قبض۔ قبض دور کرنے کے لیے نہایت عمدہ ہیں۔ رات کے وقت کھلانے سے صبح کے وقت ایک دو پاخانہ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے دردسر۔ بخار وغیرہ

عوارض بھی رفع ہو جاتے ہیں +

نسخہ۔ صبر۔ عصارہ ریوند ہر ایک ایک تولہ۔ مصطگی رومی چھ ماشہ۔ تینوں ادویہ کو باریک پیسکر عرق بادیان میں گوندہیں اور دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں دو گولی سے چار گولی تک عرق بادیان یا نیمگرم پانی کے ہمراہ کھاکر سو رہیں۔ صبح کے وقت دست ہو کر طبیعت صاف ہو جائے گی +

حب مدر۔ بند حیض کو جاری کرتی ہے +

نسخہ۔ صبر دو ماشہ۔ ہیرا کسیس۔ زعفران ہر ایک ایک ماشہ باریک پیسکر عرق بادیان کے ہمراہ چھ گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح ایک دوپہر اور ایک شام کے وقت پانی کے ہمراہ کھلائیں اگر ان کے استعمال سے گرمی معلوم ہو تو دہی کا پانی پلائیں۔ جن ایام میں عموماً حیض آتا ہے۔ اُن سے چار روز پیشتر چار روز تک استعمال کرائیں +

حب قبض۔ دائمی قبض کے لیئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں کئی مرتبہ تجربہ میں آچکی ہیں +

نسخہ۔ صبر۔ سقمونیا۔ جلاپا۔ عصارہ ریوند۔ مصطگی رومی ہر ایک ایک تولہ زنجبیل۔ مرکی ہر ایک چھ ماشہ۔ سب کو باریک پیسکر عرق بادیان کے ہمراہ دو دو رتی کی گولیاں بنائیں۔ ایک گولی سے دو گولی تک دودھ یا عرق بادیان یا آب نیمگرم کے ہمراہ بوقت خواب کھلائیں +

ادویہ معمولہ

(از جناب حکیم مسیح الزماں صاحب)

ہم اس عنوان میں ادویہ مستعملہ (جو کثیر الاستعمال ہیں) کے افعال خاص نہایت مختصر الفاظ میں لکھیں گے۔ جن کے لئے وہ عام طور پر برتی جاتی ہیں۔ نیز اس ذیل میں مقدار خوراک مروجہ دہلی کا بھی ذکر کرینگے۔ اور بعض دیگر ضروری امور کے لکھنے سے گریز نہ کریں گے ✤

افعال خاص	مقدار خوراک	اسماء ادویہ
ریشم کے کیڑے کے کوئے ہیں۔ جنھیں تراش کر اور اندر کے مردہ کیڑے کو دور کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ عام طور پر یہ خمیرہ جات میں مستعمل ہے خاصیت مقصود یہ ہے کہ یہ کوئے جوش دینے کے بعد بے اثر یا ضعیف التاثیر ہو جاتے ہیں ✤ خاص استعمال۔ اسکو مقوی قلب اور مفرح سمجھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مقوی دماغ بھی اسے خیال کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ ضعف قلب اور امراض قلب کے علاوہ گاہے نزلہ وغیرہ میں بھی استعمال کرتے ہیں ✤ طب جدید میں دواءً اس کا استعمال میں نے نہیں سنا ہے	۳ ماشہ تا ۵ ماشہ	ابریشم خام
اسکو منی اور رطوبات کا مغلظ خیال کیا جاتا ہے۔ اور سرد گنا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکو جریان منی اور سیلان الرحم میں استعمال کیا جاتا ہے (سفوف معجون اور حلوے میں اس کا استعمال زیادہ ہے) طب جدید میں دواءً اس کا استعمال شاید نہیں ہے ✤	۳ ماشہ تا ۵ ماشہ	آرد سنگھاڑا

اسمائے ادویہ	مقدار خوراک	افعال و خواص
آلو بخارا	۵ عدد	ہلکا سرد ملین ہے۔ جوشِ اخلاط اور جوشِ خون کا مسکن ہے۔ اسی لیے صفراوی بخار۔ تخمہ (بدہضمی) شری (پتی) وغیرہ میں مستعمل ہے۔ پیاس بجھاتا۔ اور معدہ و امعاء میں ازلاق (پھسلن) پیدا کر کے سب چیزوں کو تلیین کے ذریعہ خارج کر دیتا ہے + استعمال۔ جوشاندہ۔ خیساندہ۔ شربت وغیرہ کی شکل میں ہے۔ طب جدید میں دوائً اسکا استعمال ہے +
آملہ	۴ ماشہ	(سرد و خشک) معدہ کا مقوی۔ معدہ اور خون اور مواد کی گرمی کا مسکن۔ قابض و رادع۔ انہی افعال کی وجہ سے یہ بہت سے امراض میں مستعمل ہے۔ مثلاً ضعفِ معدہ۔ جوشِ خون۔ اسہال وغیرہ + اسکا بیرونی استعمال بالوں کا محافظ ہے۔ ترپھلہ کا تیسرا جزو یہی ہے۔ جس سے آنکھ دھوئی جاتی ہے۔ اور وہ میل کچیل سے صاف ہو جاتی ہے + طب جدید میں شاید اس کا دوائً استعمال ہے +
آلو بالو	۵ ماشہ	اس کا استعمال خصوصی اور ارحیض کے لیے ہے +
اجوائن دیسی	۳ ماشہ تا ۱ تولہ	(گرم و خشک) دہلی کا مشہور نسخہ "اجوائن آٹھ پہری" ہے۔ جس میں ایک تولہ اجوائن کو چوبیس گھنٹہ بھگویا جاتا ہے + افعال۔ مدربول ہے۔ جگر کے فعل میں تحریک پیدا کرتی ہے۔ محلل ریاح ہے۔ ہاضم غذا ہے + استعمال:۔ سوء القنیہ۔ ورم و ضعفِ جگر۔ ورم و ضعفِ معدہ۔ استسقاء۔ درد ریاحی وغیرہ +

اسمائے ادویہ	مقدار خوراک	افعال خاص
		طب جدید میں اس کا دوائً استعمال ہے۔ دیگر امراض کے علاوہ جوہر اجوائن پیٹ کے چوتھی قسم کے کیڑوں (کلابیا اثنا عشری) کے لیے دوائً مخصوص ہے۔
اسپغول	۳ سے ۱۲ ماشے ۵ سے ۶ ماشے	آنتوں میں تلیین اور ازلاق (پھسلن) پیدا کرتا ہے۔ اس لیے ملین بھی ہے۔ اور پیچش و خراشِ امعاء کی بہترین دوا ہے۔ پیاس اور حدتِ اخلاط میں سکون بخشتا ہے۔ طب جدید میں دوائً اس کا استعمال ہے۔
اسارون	۳ ماشے	مدر بول و حیض۔ محرک فعل جگر و معدہ۔ طب جدید میں غالباً یہ مستعمل ہے۔
اسطوخودوس	۵ سے ۷ ماشے	دماغ و اعصاب کا مقوی سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے مرگی۔ لقوہ۔ فالج۔ ضعفِ دماغ اور اکثر امراض دماغی و اعصابی (جو کہ سردی لگنے سے ہوتے ہیں) میں مستعمل ہے۔ طب جدید میں غالباً اس کا استعمال نہیں ہے۔
اشق	۱ سے ۳ ماشے	محلل ورم۔ بیرونی اور اندرونی طور پر ورم طحال کے لیے اکثر برتا جاتا ہے۔
اصل السوس (ملٹھی)	۵ ماشے	غلیظ بلغم کو رقیق کر کے پھیپھڑے کی نالیوں کو صاف کرتا ہے۔ اس لیے کھانسی کی بے نظیر دوا ہے۔ رُب السوس اسی کا خشک نچوڑ ہے۔ یہ ملین امعاء ہے۔ طب جدید میں مستعمل ہے۔

اسمائے ادویہ	مقدار خوراک	افعالِ خاص
افتیمون اقریطی	۵ ماشہ	مصفی خون۔ اور منقی دماغ سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے فساد خون کے امراض مثلاً خارشں وغیرہ اور مالنخولیا میں مستعمل ہے +
افسنتین رومی	۵-۶ ماشہ	محلل ورم۔ دافع حمی۔ قاتل دیدانِ امعاء۔ محرک فعل جگر۔ مدر بول وحیض استعمال۔ ورم وضعفِ جگر۔ مزمن حمی۔ ورم معدہ۔ طب جدید میں یہ دواء مستعمل ہے +
افیون	۲-۳ رتی	مخدر قوی۔ مسکن درد۔ قابض امعاء۔ استعمال۔ شدتِ درد۔ مثلاً شقیقہ۔ اسہال۔ سرعت انزال ہیضہ +
اقاقیا	۲-۳ ماشہ	قابض۔ حابس خون ہے۔ اس لئے استحاضہ۔ نفث الدم ضعفِ اسنان۔ اسہال استرخاءِ مقعد میں مستعمل ہے +
اقلیمیا فضی و ذہبی		یہ عام طور پر سرمہ میں مستعمل ہے۔ جالی سمجھا جاتا ہے +
اکلیل الملک	۵ ماشہ	اندرونی وبیرونی دونوں طور پر مستعمل ہے۔ نفع خاص اسکا تحلیل ورم ہے۔ اس لئے ورم جگر۔ ورم معدہ وامعاء بلکہ تمام اورام احشاء میں دونوں طور پر مستعمل ہے +
انار دانہ	۱-۳ ماشہ	حابس اسہال۔ مقوی معدہ اور قابض ہے۔ اس لئے ضعف معدہ سنگرہنی واسہال وغیرہ میں مستعمل ہے +
انجیر	۲-۵ عدد	اسکو خصوصیت کے ساتھ سخت اورام کا محلل سمجھا جاتا ہے اس لئے اسے ورم طحال میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز یہ کسی قدر منضج بلغم بھی ہے۔ اس لئے بلغمی کھانسی۔ ذات الریہ وذات الجنب میں

اسمائے ادویہ	مقدار خوراک	افعالِ خاص
		میں استعمال کیا جاتا ہے ۔
انزروت		اسے زیادہ تر بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور کان کے درد اور سیلان الاذن میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اسے مجفّفِ رطوبات سمجھا جاتا ہے۔ آنکھ میں بھی جلاء چشم کے لئے سرمہ میں استعمال کرتے ہیں ۔
انیسون	۳-۵ ماشہ	مدر بول۔ کاسر ریاح۔ ہاضم طعام۔ محلل ورم ہے۔ اس لئے ورم جگر۔ ورم معدہ و جمیع احشاء۔ نفخ شکم وغیرہ میں مستعمل ہے ۔ طب جدید میں مستعمل ہے ۔
اسگندھ ناگوری	۳ ماشہ	محلل مواد۔ محرک باہ۔ مقوی اعصاب ہے۔ رحم کے فضلات کو تحلیل کرتا ہے۔ جوڑوں کو قوی کرتا ہے ۔
انزہ بوٹی		یہ زیادہ تر خارجی استعمال میں آتی ہے۔ ورموں کی محلل۔ اعصاب کی مقوی۔ چوٹ کی مخصوص دوا ہے ۔
اندر جو شیریں	۵-۷ ماشہ	اسے مولد منی اور مقوی باہ سمجھا جاتا ہے ۔
افسنتین		معدہ کے فعل میں تحریک پیدا کر کے اسے قوی کرتا ہے۔ محلل مواد ہے ۔
اڑوسا	[illegible] تولہ	نزلہ مزمن اور بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے۔ پھیپھڑے بلغم سے پاک ہو جاتے ہیں ۔
بنفشہ	[illegible] تولہ	مسکن حرارت ہے۔ لُو کی مخصوص دوا ہے۔ اسے بھوبھل میں بھلبھلا کر لُو والے مریض کو کھلاتے ہیں۔ یا شربت بنا کر پلاتے ہیں ۔

اسمائے ادویہ	مقدار خوراک	افعالِ خاص
انوخرکی	۳-۵ ماشہ	محلل ورم جگر و معدہ و طحال۔ مدر بول و حیض ۔
آب انار شیریں	۶-۱۲ تولہ	زود ہضم اور لطیف شئی ہے۔ پیاس بجھاتا ہے۔ حدت مواد میں سکون پیدا کرتا ہے۔ اسہال و ضعف ہضم اور ہیضہ میں مُفید ہے ۔
آب انار ترش	۳-۶ تولہ	آب انار شیریں کے مانند۔ مگر ترشی کی وجہ سے زیادہ تیز ہے ۔
آب انار میخوش	۴-۸ تولہ	آب انار ترش و شیریں کے مانند ہے ۔
انار دانہ	۳-۵ ماشہ	محرک فعل معدہ۔ ہاضم طعام۔ کاسر ریاح۔ محلل اورام۔ اس لئے ضعف معدہ و جگر، نفخ شکم وغیرہ میں مستعمل ہے۔ مفرح قلب بھی ہے ۔

طبیہ کالج

انتقالِ پُرملال:- جناب حکیم محمد الیاس خاں صاحب طبیب شفاخانہ کے مستعفی ہونے پر جناب حکیم مقصود احمد صاحب عباسی کا اسی عہدہ پر تقرر ہوا تھا۔ مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ مرض الموت نے ایک روز بھی فرض منصبی بجالانے نہ دیا۔ اور اُنکی علالت مسلسل جاری رہی۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے غلطی سے جگر کا پھوڑا تجویز کیا۔ اور چونکہ وہ لندن کے بڑے ڈاکٹر تھے انکے لیے دستکاری کا علاج تجویز کرکے جگر میں شگاف دیا۔ مگر وہ خیال غلط ثابت ہوا۔ عملیتِ جراحی کے بعد دو روز زندہ رہے۔ اس کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور ہم لوگوں کے لیے رنج و ملال کا انبوہ چھوڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

حدود الامراض

اوّل

امراض کی ماہیت

امتلاء دموی — پلے تھورا

بدن میں خون کا زیادہ ہونا۔ اس میں جس طرح خون کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خون کے سرخ دانے (کریات دمویہ سرخ کارپسکلز) زیادہ ہو جاتے ہیں۔

احتقان دموی۔ کنجس چن (دیا) ہائی پریمیا

کسی عضو میں خون کا بکثرت جمع ہو جانا۔ خواہ یہ اجتماع شریانوں میں ہو۔ یا وریدوں میں۔

نزف۔ نزیف — ہیمورج

کہیں سے خون بہنا جیسے بواسیر کا خون مقعد سے۔ نکسیر کا خون ناک سے۔ پیچش کا خون امعاء سے خارج ہوتا ہے۔

رُعاف — اپس ٹیکسس

نکسیر۔ ناک سے خون خارج ہونا۔ ناک کی کوئی رگ پھٹ جاتی ہے۔ جس سے خون بہتا ہے۔

اسقاط صناعی — ابکیٹس ونٹر

حمل کا قصداً ساقط کرنا۔ جان بوجھ کر قبل از وقت حمل گرانا۔

خفّت — ابیٹ منٹ

کسی درد یا کسی علامتِ مرض میں کمی کا ہونا۔

عدم بصر **ابلیپیا**

بینائی میں کمی کا ہونا۔ یا بالکل جاتا رہنا۔ اندھا ہو جانا +

اسقاط **ابارشن**

قبل از وقت بچہ کا رحم سے خارج ہو جانا +

خُراج **اَبْسِس**

پھوڑا۔ کسی ایک محدود مقام میں پیپ کا اکٹھا ہونا +

ترشّح **ان فلٹریشن**

بدن کے کسی حصہ میں رگوں سے ایسی رطوبت کا جمع ہو جانا جو اصلی حالت میں وہاں پہلے سے موجود نہ ہو +

سمن مفرط **جنرل اوبیسی ٹی**

عام فربہی۔ تمام بدن کا ضرورت سے زیادہ موٹا ہو جانا۔ جو در اصل ایک مرض ہے اس کی وجہ عام طور پر بدن میں چربی کا زیادہ ہو جانا ہے +

تکثرِ شحم **فیٹی گروتھ۔ فیٹی انفلٹریشن**

بدن میں چربی کا بکثرت پیدا ہو جانا۔ جیسا کہ توندوالے موٹے آدمی میں ہوتا ہے +

فساد شحمی **فیٹی ڈی جنریشن**

کسی عضو کی اصلی ساخت کا چربی کی ساخت میں تبدیل ہو جانا۔ جس سے اُس عضو کا فعل کمزور ہو جاتا ہے۔ مثلاً جگر میں گھی ہے چربی بڑھ جاتی ہے +

عِظَم **ہائی پر ٹرو فی**

کسی عضو کا بڑا ہو جانا۔ بشرطیکہ اُس کی ساخت میں کوئی تبدیلی اور فساد نہ واقع ہو۔ بلکہ اس کے اصلی اجزا کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ مثلاً معدہ کا موٹا ہو جانا۔

جگر کا ورم کے بغیر، بڑھ جانا۔ انگلی کا تعداد میں چھ ہو جانا بھی اس کی ایک بین مثال ہے۔ جس عضو کی ریاضت کی جاتی ہے۔ وہ عضو فربہ ہو جاتا ہے +

صِغر اٹروفی

عضو کا چھوٹا ہو جانا۔ یعنی اس کی ساخت کا کم اور تحلیل ہو جانا۔ خواہ اس کے ساتھ اصلی ساخت میں کوئی تبدیلی واقع ہو۔ یا نہ۔ اس کی وجہ بدنی پرورش کی خرابی ہوا کرتی ہے +

فسادِ ترکیب ڈی جنریشن

کسی عضو میں غیر طبعی ساخت کا پیدا ہو جانا۔ جس سے اُس کے فعل میں فتور آ جائے مثلاً جگر کی ساخت میں چربی کا بڑھ جانا +

تقیّح سپوریشن

پیپ پڑنا۔ پیپ بن جانا۔ اس کی وجہ دونوں طبوں میں اس طرح بتائی گئی ہے +

طب قدیم۔ جب کوئی مادہ یا رطوبت فاسد ہوتی ہے۔ اور وہ پیشاب۔ پسینہ وغیرہ کی شکل میں خارج ہونے کے قابل نہیں ہوتی۔ تو طبیعت حرارت غریبہ کی امداد سے اسے پیپ کی شکل پہنا دیتی ہے +

طب جدید:۔ در اصل اس کی وجہ جراثیم ہوتی ہے۔ جراثیم کے بدوں پیپ بننا ناممکن ہے۔ اگر تازہ زخموں کو جو صاف چھری وغیرہ سے پہونچے۔ بیرونی جراثیم سے محفوظ رکھا جائے۔ تو اس میں پیپ ہرگز نہیں پڑتی۔ پیپ کے جراثیم مختلف ہیں +

تقرُّح السریشن

قرحہ بننا۔ اعضاء کا نرم ہو کر بتدریج ضائع ہونا +

غانغرانا گینگرین

بدن کے بڑے حصے کا سڑنا۔ گلنا۔ یا مردہ ہو جانا۔ کیونکہ اگر جسم کے تھوڑے تھوڑے ذرات ضائع ہوتے ہیں۔ تو اُسے غانغرانا کی بجائے "تقرح" کہتے ہیں۔ غانغرانا کی وجہ عام طور پر (دونوں طبوں کی رو سے) شریانی خون کا نہ پہونچنا ہے۔ جو زندگی کا سرچشمہ ہے۔

نفثُ الدم ہیماپ ٹی سس

وہ خون جو پھیپھڑے وغیرہ کا منہ کی راہ خارج ہوتا ہے۔

قیُ الدم ہیمے ٹے می سس

قے کی راہ خون کا خارج ہونا۔ یہ عام طور پر معدہ کا خون ہوتا ہے۔ جو معدہ کی رگوں کے پھٹنے سے نکلتا ہے۔

بَوْلُ الدَم ہیمی چوریا

پیشاب کے ساتھ خون کا خارج ہونا۔ خواہ وہ گردہ کا ہو۔ یا مثانہ۔ پیشاب کی نالی (مجری بول) کا۔

استحاضہ منوراجیا

غیر طبعی طور پر حیض و نفاس کے علاوہ رحم سے خارج ہونا۔

التہاب۔ ورم حار انفلامے شن

وہ ورم جس کے ساتھ درد۔ جلن۔ سرخی موجود ہو۔ گرم ورم۔

خنازیر اسکرافیولا

وہ مرض ہے جس میں گردن کی گلٹیاں (غدد جاذبہ) پھول جاتی ہیں۔ جسکو اُردو میں کنٹھ مالا کہتے ہیں۔ اس کی وجہ طب یونانی کی رو سے سوداوی مادہ ہے۔ اور طب جدید میں اس کی وجہ خاص قسم کے جراثیم بتائی جاتی ہے۔

اُصولِ مطب

الف العنزہ[1]

(از حکیم محمد عبدالواحد صاحب ناظم)

ابتداءِ مرض میں یہ نسخہ پلائیں:۔

بہدانہ تین ماشہ۔ عناب پانچ دانہ سپستاں گیارہ دانہ تینوں ادویہ کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیکر چھان لیں۔ اور شربت بنفشہ دو تولہ ملاکر پلائیں +

گاہے اس نسخہ میں گل بنفشہ اور گل نیلوفر ہر ایک سات ماشہ اور خاکشی پانچ ماشہ (در صرّہ بستہ) اضافہ کرتے ہیں +

اگر بخار شدید ہو اور اس کے ساتھ ہی درد سر بھی ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ پلائیں۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر ہر ایک سات ماشہ۔ بہدانہ تین ماشہ۔ عناب ۵ دانہ کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیکر چھان لیں۔ اس کے بعد اسی ادویہ کے جوشاندہ میں مغز کدو تین ماشہ اور تخم کاہو پانچ ماشہ پیسکر چھان لیں اور شربت نیلوفر دو تولہ ملاکر پلائیں +

اگر قبض ہو تو اسی نسخہ سے مغز کدو اور تخم کاہو خارج کر دیں۔ اور سنا مکی پانچ ماشہ اضافہ کریں اور شربت نیلوفر کے بجائے ترنجبین دو تولہ سے شیریں کر کے پلائیں +

اگر کھانسی شدید ہو۔ اور مریض اپنا گلا چھلتا ہوا محسوس کرے پیاس بھی بار بار لگتی ہو تو یہ نسخہ دیں +

گوند ببول اور کتیرا ہر ایک ایک ماشہ باریک پیسکر خمیرہ خشخاش یا شربت خشخاش ایک تولہ میں ملاکر چٹائیں اور اوپر سے وہی عناب بہدانہ والا نسخہ پلائیں البتہ حسب ضرورت اس میں شیرہ مغز کدو اور شیرہ تخم کاہو اضافہ کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں لعوق معتدل بہترین چیز ہے۔ جس کا نسخہ یہ ہے۔ اس کو شب و روز میں تین چار مرتبہ

۴۰ [1] الف العنزہ (انفلوانزا) وبائی زکام کا نام ہے۔ جس کے ساتھ ضعف اور بخار ہوتا ہے۔

ایک ایک تولہ تک چٹائیں +

نسخہ لعوق معتدل۔ مغز بادام شیریں مقشر۔ مغز کدوے شیریں ہر ایک دس ماشہ۔ کتیرا۔ صمغ عربی۔ نشاستہ۔ رب السوس ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ نبات سفید ۱۰ تولہ

ترکیب۔ مغز بادام اور مغز کدو کو علحدہ سل بٹے میں پیس لیں اور باقی ادویہ کو علحدہ باریک پیسکر چھان لیں۔ اس کے بعد نبات سفید کا عرق گاؤزبان کے ہمراہ قوام بناکر ادویہ ملادیں +

جبکہ مذکورہ عوارض کے ہمراہ قبض کی شکایت بھی ہو تو لعوق خیارشنبر کا بار بار چٹانا مفید ہوتا ہے۔ اس کا نسخہ یہ ہے :-

نسخہ لعوق خیارشنبر۔ عناب۔ سپستاں ہر ایک پندرہ عدد۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ تخم خطمی پانچ ماشہ۔ سنامکی۔ شیرخشت ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ مغز املتاس ساڑھے چار تولہ خمیرہ بنفشہ تین تولہ۔ ترنجبین چھ تولہ۔ روغن بادام شیریں ۶ ماشہ۔ مصری ڈیڑھ تولہ۔

ترکیب۔ ادویہ کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب پانی نصف رہ جائے تو آگ سے اتار کر چھان لیں۔ اور اس میں شیرخشت۔ مغز املتاس۔ خمیرہ بنفشہ۔ ترنجبین اور مصری حل کرکے دوبارہ چھان لیں اور آگ پر رکھکر پکائیں۔ جب قوام درست ہوجائے آگ سے نیچے اتارلیں اور روغن بادام شیریں ملاکر رکھیں +

علاوہ ازیں شدید کھانسی کی حالت میں لعوق آب تربوز والا بھی نہایت مفید ثابت ہوا ہے +

نسخہ لعوق آب تربوز والا۔ تخم خشخاش سفید۔ صمغ عربی۔ کتیرا۔ نشاستہ ہر ایک چودہ ماشہ۔ مغز تخم کدو۔ مغز تخم خیارین۔ تخم خرفہ۔ تخم کاہو ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ مغز بادام شیریں تین تولہ۔ روغن بادام شیریں چھ تولہ۔ ترنجبین چودہ تولہ۔ آب تربوز دس تولہ +

ترکیب۔ مغز کدو سے مغز بادام تک جس قدر ادویہ ہیں۔ ان کو عرق گاؤزبان

بقدر ضرورت میں پیکران کا شیرہ چھان لیں۔ اس کے بعد شیرہ میں ترنجبین حل کر کے چھان لیں۔ اور آب تربوز کا اضافہ کر کے قوام بنائیں۔ جب قوام درست ہو جائے تو خشخاش سے نشاستہ تک کی ادویہ اور روغن بادام اضافہ کر کے رکھیں۔ دن میں تین چار مرتبہ چھ۔چھ ماشہ کی مقدار میں اُنگلی سے چاٹیں۔

لعوق سپستاں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن جبکہ قبض موجود ہو تو اسکو استعمال نہ کرنا چاہئے۔ اس کا نسخہ مشہور ہے۔ شدید کھانسی کی صورت میں گرم پانی کے بخارات سونگھانا بھی مُفید ہے۔ جس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ایک ٹونٹی دار برتن میں پانی کو جوش دیں۔ جب پانی خوب کھولنے لگے تو ٹونٹی کا مُنہ مریض کے مُنہ کے سامنے کر دیں۔ تاکہ بخارات سانس کے ذریعہ اندر پہونچیں۔ ٹونٹی چھوٹی ہو تو کوئی صاف نلکی ٹونٹی سے جوڑ کر کام لے سکتے ہیں۔ اگر ٹونٹی دار برتن کا انتظام نہ ہو سکے تو ایک بڑے دیگچے میں پانی کو جوش دیکر مریض کے منہ کے سامنے رکھیں۔

جبکہ مریض کے سینہ سے بلغم غلظت کی وجہ سے نہ خارج ہو اور اس کی وجہ سے بے قرار ہو تو اس صورت میں روغن کنجد سے حلوا بناکر سینہ پر باندھنا بھی مفید ہوتا ہے یا اسی حلوے کی پوٹلی باندھکر سینہ کی تکمید کریں۔ اور یہ نسخہ مفید رہتا ہے۔

نسخہ۔ گل بنفشہ۔ اسطوخودوس۔ اصل السوس ہر ایک سات ماشہ۔ نبات سفید دو تولہ سب کو پاؤ سیر پانی میں پکاکر نیمگرم پلائیں۔

غلظت بلغم کی صورت میں یہ نسخہ بھی فائدہ بخشتا ہے۔

نسخہ۔ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان ہر ایک تین ماشہ۔ عناب۔ اصل السوس کوبیدہ بریشم سبوس گندم ہر ایک پانچ ماشہ۔ نبات سفید دو تولہ سب ادویہ کو پانی میں جوش دیں اور چھان کر نیمگرم پلائیں۔

اگر انف العنزہ میں ذات الریہ یا ذات الجنب کی شکایت ہو جائے تو خطرناک

ہوتا ہے۔ اس صورت میں ذات الریہ کے علاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے ؛

اگر ہذیان ہونے لگے۔ تو گرم پانی سے پاشویہ کریں۔ اور روغن گل دو تولہ سرکہ خالص دو تولہ اور گلاب پانچ تولہ کو باہم ملا کر اس میں کپڑے کی گدی بنا کر بار بار تارک سر پر رکھتے ہیں۔ اگر قبض کی شکایت ہو تو اسکو فی الفور ملین نسخہ سے جو کہ اوپر لکھا جا چکا ہے دور کریں حقنہ سے بھی دست لا سکتے ہیں ؛

اگر مریض کو زیادہ دست آنے لگیں جن کے باعث وہ زیادہ کمزور ہو جائے تو الف العنتر میں یہ ایک اندیشناک حالت تصور کی جاتی ہے۔ اس صورت میں لعوق سپستاں چٹائیں۔ یہ کھانسی کے لیے بھی مفید ہوگا اور با آہستگی دستوں کو بھی بند کرے گا۔ اور ماء الشعیر بریاں۔ حب الآس سات ماشہ پکا کر پلائیں۔ اس سے وہ ضعف و نقاہت بھی دور ہو جائے گا۔ جو دستوں کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے اور نیز دست آہستہ آہستہ کم ہو کر بند ہو جاتے ہیں۔ یک لخت ان دستوں کا بند کرنا اچھا نہیں ہے۔ لہٰذا کسی قوی حابس دوا سے قطعی اجتناب کرنا چاہیئے۔ جبکہ اس مرض سے مریض نجات پا جاتا ہے۔ تو وہ حد سے زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور بعض مریضوں کے ساتھ کھانسی ایسی ہاتھ دھو کر پیچھے پڑتی ہے کہ ہمیشہ کے لیے رفیق بن جاتی ہے۔ لہٰذا اس کی طرف زیادہ توجہ کرنا چاہیئے کیونکہ مدت گزرنے پر اس کا زائل کرنا دشوار ہوتا ہے ؛

ضعف و نقاہت کو دور کرنے کے لیے خمیرہ گاؤزبان سادہ یا خمیرہ گاؤزبان عنبری کھلائیں۔ اور کھانسی کے لیے لعوق سپستاں خیار شنبری۔ لعوق معتدل۔ لعوق آب تربوز والا لعوق کتاں میں سے کوئی لعوق حالات کے موافق استعمال کرائیں۔ مقدم الذکر لعوقات کے نسخے اوپر لکھے جا چکے ہیں۔ لعوق کتاں کا نسخہ درج ذیل ہے ؛

نسخہ۔ لعوق کتاں۔ لعاب تخم کتاں (السی) آدہ سیر میں قند سفید اور شہد خالص ہر ایک آدہ سیر ملا کر قوام بنائیں +

چھ ماشہ سے ایک تولہ تک شب و روز میں تین چار مرتبہ چٹائیں +

علاوہ اِن لعوقات کے انف العنزہ کے بعد باقی رہ جانے والی کھانسی میں گلقند گل بانسہ بھی مُفید ثابت ہوا ہے۔ راقم الحروف کے تجربہ میں کئی بار آچکا ہے۔ اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے +

گلقند گل بانسہ۔ بانسہ کے پھول پاؤ سیر لیکر پہلے اُن کو کیڑے مکوڑے اور گرد و غبار سے اچھی طرح صاف کریں۔ اس کے بعد پاؤ سیر شکر سفید کے ہمراہ خوب اچھی طرح دستمال کر کے مرتبان میں ڈالیں اور اسکا مُنہ بند کر کے تین چار روز تک دھوپ میں رکھیں اس کے بعد قابل استعمال ہے +

سات ماشہ سے ایک تولہ تک صبح۔ دوپہر اور شام کے وقت کھلائیں +

مرض انف العنزہ میں بعض معالج عموماً گرم خشک ادویہ سے علاج کرتے ہیں۔ اور ان کو اس مرض کے لیے شافی خیال کرتے ہیں۔ لیکن انف العنزہ کے گزشتہ زمانہ میں اکثر اطباء کو تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ اس مرض میں اندھا دھند گرم خشک ادویہ کا استعمال خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ البتہ اگر تندرست آدمی بطور حفظ ما تقدم گرم خشک ادویہ و اغذیہ استعمال کریں تو یہ اکثر مفید ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اغذیہ میں گرم مصالحہ کا استعمال کافور وغیرہ جراثیم کش ادویہ کا سونگھنا اجوائن۔ دارچینی جیسی ادویہ کا جوشاندہ مغز و آیامر کیا صبح کے وقت پینا اکثر اوقات جملہ امراض سے محفوظ رکھتا ہے +

رہائش۔ مریض کی چارپائی ایک صاف ہوا دار کمرہ میں رکھنی چاہیے اور اسکو گرم

رکھنا چاہیے۔ مریض کو ہوا کے جھونکوں سے بچانا چاہیے۔ لہٰذا اس کی چارپائی دریچہ یا دروازہ کے سامنے نہیں ہونی چاہیے۔

غذا۔ غذا لطیف اور زود ہضم کھلائیں۔ اثناء مرض میں آش جو ایک بہترین غذا ہے۔ یہ دوا اور غذا دونوں کا کام دیتی ہے۔ اس کے علاوہ ساگودانہ۔ یا دلیہ گندم بھی دے سکتے ہیں۔ اگر مریض ان چیزوں سے اکتا جائے تو مونگ کی دال یا شوربا چپاتی دیں۔ گوشت میں گھیا پکا کر اس کا شوربہ دینا چاہیے۔ سرخ مرچ بالکل نہ ڈالیں۔ البتہ کسی قدر ذائقہ کے لیے گرم مصالحہ ڈال سکتے ہیں۔ ساگودانہ کو بجائے دودھ کے مغز کدو اور مغز بادام شیریں مقشر کے شیرہ میں پکائیں۔

اگر مریض کو دست آتے ہوں تو اس صورت میں ماء الشعیر بریاں یا دلیہ گندم بریاں بہترین غذا ہے۔

پانی۔ پانی کے بجائے عرق گاؤزبان نیم گرم یا جوشش دیا ہوا پانی پلانا مفید ہے سرد پانی سے پرہیز کرنا چاہیے۔

پرہیز۔ مریض کو سرد ہوا کے جھونکے لگنے سے بچائیں۔ اور ایسی چیزوں کے پینے یا کھانے سے روکیں جو بالفعل سرد ہوں۔ یہاں تک کہ سرد پانی بھی نہ پینے دیں۔ نیز زیادہ گرم خشک اغذیہ و ادویہ سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

ناظرین سے التماس ہے کہ وہ خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں جو کہ چٹ پر نام کے ساتھ قلمی لکھا ہوا ہوتا ہے۔ بعض حضرات صرف اپنا نام لکھ دیتے ہیں۔ اس صورت میں دفتر کو تعمیل میں تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات مجبوراً تعمیل نہیں کی جاتی۔

ناظم

عمل احتقان

(۹)

احتقان عضلی

(از عالیجناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب ل.م.س. مامور طبی ریاست بڑوانی)

لے ٹاگزل

یہ سنکھیا کا خماسی نمک ہے۔ حامض زرنیخانی (آرسی نیئس اے سڈ) یا حامض زرنیخی (آرسی نی لک ایسڈ) اور سوڈیم (رہیدہ) سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے اندر ۲۷½ فی صدی کے قریب سنکھیا کا جزو شامل ہے۔

صفات طبیعی۔ یہ ایک سفید رنگ، بے بُو، دانہ دار یا قلمدار سفوف ہے اور اس کا مزہ نمکین ہے۔

اسکا ۱ حصہ ۵ حصے پانی میں منحل ہو جاتا ہے۔

مقدار پچکاری۔ ۳ سے ۵ قمحہ (گرین) تک آب مقطر (جو پیشتر خوب گرم کرکے سرد کر لیا گیا ہو) میں محلول کرکے اس کا ۱۰ فی صدی طاقت کا سیال بنا کر عضلی پچکاری کی جائے۔

(انتباہ) اس کا سیال زیادہ مدت تک رکھا رہنے سے خراب بیکار ہو جاتا ہے اس کے سیال کو چند لمحات سے زیادہ دیر تک گرم نہیں کرنا چاہئے۔ ورنہ وہ زرد رنگ کا اور زہریلا ہو جاتا ہے۔ زرد سیال ہرگز کام میں نہیں لانا چاہئے۔

خواص۔ ساخت جسم میں خماسی سے ثلاثی بن کر جراثیم آتشک، ملیریا، مرض النوم (سلی پنگ سکنیس) وغیرہ کو ہلاک کرتا ہے۔ مگر جو جراثیم ابتدائی اور تخم کی حالت میں ہوتے ہیں ان پر یہ اثر نہیں کر سکتا۔ گرم ممالک کے بعض ایسے بخاروں کو جنگی

ماہیت معلوم نہیں ہے بعض اوقات اچھا کر دیتا ہے۔ کالا آزار۔ پلاگرا۔ سرطان وغیرہ کے علاج میں مستعمل ہے ۔

دستور استعمال۔ اٹاگزل، سوآمن وغیرہ کے استعمال کے کئی طریقے ہیں بہت سے اطبا ان کی جلدی پچکاری دیتے تھے مگر عضلی پچکاری بہتر ہے کیونکہ یہ مرکبات لذاع (اری ٹینٹ) ہیں ۔

اکثر طبیب اسے ½ گرام[1] کی مقدار میں ہر دسویں یا گیارھویں دن دینا پسند کرتے ہیں۔ مگر یہ بات مسلم ہے اور اب سب ماننے لگے ہیں کہ ابتدا میں پہلی پچکاری زیادہ مقدار کی (مثلاً ایک گرام) دی جاوے ۔

اسکا سیال اس طرح بنانا چاہیے کہ پہلے آب مطہر خوب گرم کر کے ٹھنڈا کر لیا جاوے۔ پھر اس میں دوا ملا کر چند لمحے چراغ[2] بے دود پر گرم کر کے حل کر لیا جائے سیال ۲۰ فی صدی طاقت کا ہو تو بہتر ہے ۔

یہ دوا کب تک جاری رکھی جائے اس بارہ میں اختلاف رائے ہے مگر یہ ضروری ہے کہ اگر ایک ماہ سے زیادہ علاج اس کے ذریعہ جاری رہے تو مریض کی بصارت اور "وسعت نظر" پر بخوبی نگرانی رکھی جائے۔ جب نظر کی تیزی میں یا اس کی وسعت میں ذرا بھی کمی شروع ہو تو سمجھنا چاہیے کہ عصبہ مجوفہ پر زہریلا اثر ہونے لگا ہے، پس بالکل اندھا ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ فوراً یہ دوا بند کر دینی چاہیے اٹاگزل کے دیر تک استعمال کرنے سے بعض اوقات "پے ری فرل نیورائے ٹس" (التہاب عصبی محیطی) نمودار ہو جاتا ہے ۔

بعض محققین (مثلاً سر پیٹرک مینسن) کا عقیدہ ہے کہ اٹاگزل اور سوآمن

---

[1] ایک گرام۔ تقریباً ¼ ۱۵ دانہ یعنی ⅛ ۷ رتی ۔
[2] سراج روحی۔ اسپرٹ لیمپ ۔

خفیف مقدار میں عرصہ دراز تک جاری رکھنا اس سے زیادہ مفید ہے کہ زیادہ مقدار ایک دم دی جاوے۔ مینٹ سن کا خیال ہے کہ اگر یہ دوا زیادہ عرصہ تک تھوڑی مقدار میں دی جاوے تو جراثیم سی لی پنگ سک نیس (مرض النوم) بالآخر بتمامہ اور قطعی طور سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ محقق اٹاکزل کو ایک سے ہم قمحہ (گرین) تک ہفتہ میں ایک یا دو بار دیتا ہے۔

بعض حالات میں باوجود زیادہ مقدار دینے کے جراثیم سیلان خون سے قطعی طور سے کبھی خارج نہیں ہوتے۔ ایسی حالت میں اس دوا سے درگذر کرکے سال ورسن دینا چاہئے۔ یا سال ورسن نہ ملے تو سرمہ کے مرکبات دینا چاہئے۔

بعض مریضوں میں درد شکم، قے وغیرہ اس کے استعمال سے جاری ہو جاتے ہیں اور یہ دوا بند کرنا پڑتی ہے۔

اکثر پچکاری دینے کے بعد بخار آجاتا ہے، مگر یہ غالباً اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جراثیم ہلاک ہو کر خون میں منتشر و منحل ہو جاتے ہیں اور اونکے اجسام کے اندر کے سمیات جذب ہو جاتے ہیں۔ یہ عارضی بخار ہے۔

خلاصۂ استعمالات

۱۔ مرض آتشک کے لیے اب اس کی پچکاری پسند نہیں کی جاتی، کیونکہ سال ورسن اور سالورسن کے نئے مرکبات موجود ہیں وہ علاج آتشک کے لیے بہتر ہیں۔

۲۔ مرض ملیریا (موسمی بخار) میں اس کی پچکاری مفید ہے۔

۳۔ کالا آزار میں نہایت مفید مانا گیا ہے اور اس کی پچکاری دیجاتی ہے۔

۴۔ سلیپنگ سک نیس (مرض النوم) کے علاج میں اس سے بہت افاقہ ہوتا ہے، اگرچہ مرض کا پورا قلع قمع نہیں ہو سکتا۔ ترکیب استعمال یہ ہے:۔

۶ قمحہ اٹاکزل کو منحل کرکے عضلی پچکاری دی جاوے۔

دوسرے دن پر اسی عمل کے ذریعہ ۶ تحہ کی پچکاری دیجاوے +

دو پچکاری کے بعد ۸ روز تک کوئی پچکاری نہ دی جاوے +

گیارھویں روز پھر ۶ تحہ کی پچکاری دی جاوے +

اسی طرح بارھویں روز پھر " "

اس طرح ہر آٹھ آٹھ روز کے وقفہ کے بعد دو پچکاریاں دی جاویں۔ کئی ہفتے تک یہ عمل جاری رکھنا چاہئے، مگر سنکھیا کے زہر کی علامات کا بغور منتظر رہنا چاہئے۔ جب کوئی علامت معلوم ہو۔ فوراً یہ دوا بند کر دی جاوے۔ اس کے استعمال میں اکثر عصبہ باصرہ یا عصبہ مجوفہ میں ہزال واقع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے +

اس طرح استعمال ایٹاگزل سے مرض النوم کے جراثیم ثاقبۃ الجسم خون وغدد وغیرہ سے بالکل غائب ہو جاتے ہیں، مگر مریض کو اس مرض سے قطعی آرام کی صورت ہونے کے متعلق اختلاف آرا ہے +

سوآمن

خواص و استعمال میں ایٹاگزل سے مشابہ ہے۔ اس کے اندر ۲۲ فی صدی کے قریب سنکھیا شامل ہے +

ایٹاگزل کی نسبت یہ کم سمیت اور خفیف شدت کی دوا ہے۔ اختقان جلدی میں اسکا کچھ بیان دیا گیا ہے۔ مگر عضلی پچکاری بہتر ہے +

آرسن اسیٹ

ایٹاگزل و سوآمن سے مشابہ ہے۔ مگر ان ہر دو سے اس کی شدت سمیت کمتر ہے لیکن اس کے ساتھ اسکا اثر بھی خفیف تر ہے +

آرسوڈان

اس کا بیان اس سے پہلے گذر چکا ہے۔ اس کے اندر ۲۵ فی صدی سنکھیا شامل ہے

خواص و استعمال۔ ایٹاگزل سے مشابہ ہیں+

(۴) سالورسن

مختلف مترادف نام۔ (۱) ڈائے ہائے ڈوڈائے ایمی نو۔آرسی نو بین زین[1]

(۲) آرسے نو بین زآل

(۳) خارسی وان

(۴) آرسی نو بلاّن

(۵) اہرلک۔ ہاٹا نمبر ۶۰۶+

طبعی و کیمیاوی صفات۔ ایک ہلکے زرد رنگ کا سفوف ہے جو پانی کے ساتھ منحل ہو جاتا ہے۔ امتحان کے وقت اس کے مادہ میں ترشی کا اثر (لٹمس[2] اور کانگو کے کاغذ کے رنگ کی تبدیلی سے) ظاہر ہوتا ہے+

ماہیت۔ یہ سنکھیا کا ایک ثلاثی[3] مرکب ہے جو ایٹاگزل (خماسی[4]) میں کیمیاوی تغیرات پیدا کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ تغیر کس ترکیب سے واقع ہوتا ہے اس کی تفصیل قانونِ محفوظ (پےٹنٹ) کے ذریعہ پوشیدہ رکھی گئی ہے۔ دراصل یہ ایسا سربستہ راز ہے جسے صاحبِ موجدِ اصلی (اہرلک) نے ایک عمر کی محنت سے چھ سو پانچ دیگر مرکبات بنانے اور نہایت سخت جانکاوی اور محنتِ شاقہ کے بعد دریافت کیا۔ اسی لئے اُسے محفوظ کر دیا۔ دراصل خماسی ایٹاگزل کے اجزائے مرکب میں سے دو جز گھٹا کر اونکو ایسا ترکیب دیا گیا ہے جس سے حاصل شدہ سفوف

---

[1] ٹرمرک پےپر۔

[2] لٹمس پےپر۔

[3] ٹرائی ولنٹ۔

[4] پنٹاولنٹ۔

[5] پنٹاولنٹ۔

رسالورسن) کے اندر سنکھیا کے صرف تین حصے باقی رہ گئے اور ایک ثلاثی مرکب حاصل ہو گیا۔

مقدار پچکاری:- ۱ سے ۹ گرین (فتحہ) تک، مخصوص ترکیب سے حل کرنے کے بعد، بذریعہ عضلی پچکاری کے لیکن اس کی وریدی پچکاری اب زیادہ مستعمل ہے اور بہتر بھی ہے۔

عورتوں اور بچوں میں مقدار کم دی جاتی ہے جسکا اندازہ مریض کی حالت سے کرنا چاہیے۔

دستور العمل۔ سالورسن کی ایجاد کے بعد ابتداء میں اس کی جلدی پچکاری دی جاتی تھی۔ مگر بوجہ شدید مہیج ولذاع ہونے کے اب یہ قطعی متروک ہے۔ اس کے بعد عضلی پچکاری رائج ہوئی، جو بہتر طریقہ تھا۔ اس میں خراش ودرد کمتر ہوتا ہے اور دوسرے بھی چند فوائد ہیں۔ اب بھی اکثر اطبا اس کی عضلی پچکاری کرتے ہیں۔ مگر جدید محققین عضلی پچکاری سے بھی بہتر وریدی پچکاری کو سمجھتے ہیں اور اسی پر زور دیتے ہیں۔ وریدی عمل اگرچہ مشکل ہے اور ماہر اور تجربکار اوستاد ہی کا حق ہے، مگر اس میں لذع وخراش، درد اور دیگر نقصانات کا اندیشہ بالکل نہیں رہتا۔ یہاں ہم سردست عضلی پچکاری کے متعلق دستور العمل درج کرتے ہیں:-

درد عصابہ کا عجیب نسخہ:- درد عصابہ وشقیقہ خواہ کتناہی شدید ومزمن کیوں نہو اسکے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ مزمن سے مزمن مرض چار پانچ دفعہ کے استعمال سے زائل ہو جاتا ہے۔ نسخہ برگ نیوٹ تازہ (نیم پختہ یا پختہ اور سبز ہو تو اچھا ہے) ایک مٹھی بھر کر لیکر اس میں دو ایک کنکری نمک طعام کی ملا کر خوب ملیں۔ تاکہ عرق نکل آئے۔ مریض کو لٹا کر جس طرف درد ہے اُسکے مخالف جانب کان میں (بسم اللہ کہتے ہوئے) ڈالدیں۔ اور اُسکے بھوک کو مقام مرض پر مل دیں۔ اسکے بعد کوئی مسکن دوا، مثلاً عرق عجیب یا عرق کافور لگا دیں۔ ۱۵۔ ۲۰ منٹ تک مریض کو لیٹا رہنے دیں درد غائب ہو جائے گا۔

عبد السلام اسلم بنگلوری

بخار کا ایک مفید نسخہ

(از حکیم محمد اسمعیل صدیقی)

میں المسیح کی اس صدا کا ہمنوا ہوں کہ کسی ایک دوا پر لفظ "مجرب" کا غلاف چڑھا کر اندھا دھند استعمال کرنا خطرے سے خالی نہیں لیکن میں اس امر کو بھی یقین کامل کے ساتھ آپ کی اور نیز ناظرین المسیح کی خدمت میں عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں اور غالباً اس سے کسی کو انکار بھی نہیں ہو سکتا کہ ہماری طب (یونانی و ویدک) میں ایسے صدہا نسخہ جات ہیں۔ جنکو اگر ایک لائق معالج موقعہ اور محل کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے۔ تو وہ اکثر ۹۰ فی صدی کامیاب ہوتا ہے۔

ایسے نسخوں میں سے میں آج ایک ویدک نسخہ المسیح کی برادری میں پیش کرتا ہوں جو کہ ہر ایک قسم کے بخار میں بدرقہ مناسب سے مفید بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن میں نے اسکو احتیاطاً بلغمی بخاروں میں استعمال کیا ہے (اور اتفاق سے زیادہ تر عورتوں کو استعمال کرانے کا موقعہ ملا ہے) خدا کے فضل سے ہر جگہ کامیابی ہوئی ہے۔

نسخہ کے اجزاء کو دیکھکر ممکن ہے کہ ہمارے بعض اطباء اس کو اچھی نظر سے نہ دیکھیں۔ اور سمی اجزاء ہونے کی وجہ سے اسکو اپنے اصول علاج کے منافی سمجھکر اسکو ناقابل استعمال خیال کریں۔ ایسے حضرات کو بذریعہ طبی جرائد اس قسم کے شبہات کے جواب مل چکے ہیں۔ اور اطباء کا ایک گروہ عرصہ سے اس قسم کی ادویہ سے مستفید ہو رہا ہے اور نیز خلق خدا کو مستفید کر رہا ہے۔ لہٰذا ہم کو "خذ ما صفا ودع ما کدر" پر عمل کرتے ہوئے ایسی ہر ایک دوا کو اپنے یہاں مدون و مروج کر لینا چاہئے۔ جو بار بار استعمال سے مفید ثابت ہو چکی ہو اور اس سے کسی قسم کا ضرر بھی نہ پہونچتا ہو۔ اور اگر ضرر پہونچتا بھی ہو۔ لیکن یہ ضرر اصل مرض کے ضرر سے کم ہو۔ تاہم ہمکو

اس کے اختیار کرنے میں گریز نہیں کرنا چاہیئے۔ اور خواہ وہ دوا ویدک سے تعلق رکھتی ہو اور خواہ ڈاکٹری سے اُس کو بنی نوع انسان کے فوائد کا لحاظ رکھتے ہوئے اختیار کر لینا چاہیئے +

جس نسخہ کو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا ویدک نام "مرتیونجے رس" ہے جس کے معنی ہیں "موت پر فتح پانے والا رس" واقعی اس کے فوائد کو دیکھتے ہوئے اس کا یہ مبالغہ آمیز نام کچھ برا نہیں ہے +

اگرچہ یہ نسخہ عرصہ سے میرے زیر استعمال ہے اور میں اسکو تیار کر کے ہمیشہ اپنے پاس رکھتا ہوں۔ لیکن حال ہی میں دو مریضوں پر میں نے اسکو استعمال کیا ہے اور کامیاب ہوا ہوں لہٰذا ان میں سے صرف ایک مریضہ کا حال ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جو اُمید ہے کہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا +

ایک مریضہ عمر ۶۰ سال آٹھ دس روز سے بخار کھانسی میں مُبتلا تھی لیکن چونکہ کسی دوا کے کھانے پینے سے پرہیز کرتی تھی۔ لہٰذا اُس کا کوئی علاج نہیں کیا جارہا تھا۔ ایک روز اس کی حالت دگرگوں ہو گئی سینہ میں بلغم بولنے لگا۔ جیسا کہ عموماً جاں کنی کے وقت ہوتا ہے۔ اطراف سرد ہو گئے۔ نبض دب گئی وارثوں کو اس کے تلف ہو جانے کا یقین کامل ہو گیا۔ لیکن محبت بُری بلا ہے۔ مریضہ کا لڑکا نہایت سراسیمگی کے عالم میں میرے پاس آیا۔ اور بھرائی آواز سے اپنی والدہ کی موجودہ حالت کا تذکرہ کیا۔ اور کہا کہ اگر کوئی ایسی دوا ہو جو اسکو چٹائی جا سکے تو ہم چٹا دیں گے چونکہ مریضہ کے حالات قرب موت کی طرف اشارہ کر رہے تھے لہٰذا میں نے بلحاظ دفع الوقتی "مرتیونجے رس کی دو گولیاں" اپنے پاس سے دیں۔ اور باریک پیس کر شہد میں ملا کر چٹانے کو کہا۔ گولیاں استعمال کرائی گئیں اور خدا کے فضل سے دو تین گھنٹے کے بعد وہ تمام علامات دور ہو گئیں۔ جن کی موجودگی سے موت کا خیال کیا جارہا تھا۔ چنانچہ مریضہ

کے ہاتھ پاؤں جوکہ پہلے سرد تھے گرم ہوگئے۔ نبض جوکہ دب چکی تھی اور نہایت ضعیف اور سبک رفتار تھی ایسی کہ انگلی کے نیچے بدقت محسوس ہوتی تھی اب اچھی طرح چل رہی تھی۔ کھانسنے سے بلغم بغیر دقت کے خارج ہونے لگا۔ غرضیکہ سوائے بخار کے تمام عوارض میں تخفیف ہوگئی۔ اس کے بعد پھر دو گولی شام دو گولی صبح تین روز تک استعمال کرائی گئیں۔ اور مریضہ بفضلہ صحیح وتندرست ہوگئی +

اب میں آپ حضرات کو زیادہ دیر تک اُس نسخہ مُبارک کا انتظار کرانا بہتر نہیں سمجھتا۔ لہٰذا بجنسہٖ درج ذیل کرتا ہوں۔ اور اُمید کرتا ہوں کہ آپ حضرات بھی اس نسخہ کو تیار کرکے اپنے مطب میں مریضوں کو استعمال کراکے خود بھی مستفید ہونگے اور دوسروں کو بھی مستفید کرینگے۔ نسخہ یہ ہے:۔

نسخہ مرتیونجے رس۔ بیش مصفی (بچھناگ شدہ) فلفل سیاہ۔ فلفل دراز (پیپل) کبریت مصفی۔ سہاگہ شگفتہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ شنگرف رومی مصفی ایک تولہ +

ترکیب۔ بیش جسکو بچھناگ اور میٹھا تیلیہ بھی کہتے ہیں۔ اس کی عمدہ گرہ لیکر ٹکڑے ٹکڑے کریں۔ اور ان کو پیشاب مادہ گاؤ میں رات کو بھگو کر رکھدیں۔ صبح کے وقت دھوپ میں رکھکر خشک کرلیں۔ اور باریک پیس چھان کر مقررہ مقدار وزن کرلیں +

مرچ سیاہ فلفل دراز کو علیحدہ علیحدہ پیسکر چھان لیں اور وزن کرکے مقررہ مقدار لیں +

کبریت مصفی۔ کبریت یعنی گندھک آملہ سار کو دو چند روغن گاؤ کے ہمراہ کچھے میں ڈالکر پگھلائیں۔ اور کم از کم دس گنے شیر گاؤ میں ڈال دیں۔ دودھ سے گندھک نکال کر پھر بدستور روغن گاؤ میں پگھلا کر شیر گاؤ میں بجھائیں۔ اسی طرح تین مرتبہ کریں۔ ہر مرتبہ روغن اور شیر نیا ہونا چاہئے۔ اس کے بعد گندھک کو

کپڑے سے اچھی طرح صاف کر کے باریک پیسیں اور حسب ضرورت باریک پیسکر لیں +

سہاگہ کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے تپے یا کرچھے میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ کسی سیخ سے چلاتے رہیں۔ یہاں تک کہ وہ شگفتہ ہو جائے۔ لیکن جلنے نہ پائے۔ اس کے بعد باریک پیسکر ضرورت کے موافق تول کر لیں +

شنگرف کو سہ چند آب لیموں میں کھرل کریں یہانتک کہ وہ خشک ہو جائے۔ اس کے بعد وزن کر کے جس قدر ضرورت ہو۔ لیکر کام میں لائیں +

جملہ ادویہ حسب اوزان مقررہ لیکر کھرل میں ڈالیں۔ اور آب برگ پان یا آب ادرک میں چار پہر کھرل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنا کر خشک کریں۔ اور بحفاظت شیشی میں رکھیں +

مقدار خوراک۔ ایک گولی سے چار گولی تک حسب عمر و طاقت استعمال کریں +

بدرقات۔ جملہ اقسام کے بخاروں میں ہم نے صرف بلغمی بخاروں میں استعمال کیا ہے۔ شہد کے ہمراہ کھلائیں۔ کھانسی بخار میں بھی شہد کے ہمراہ کھلانا ہی بہتر ہے۔ ہذیانی بخاروں میں آب ادرک کے ہمراہ دیں۔ پرانے بخاروں میں زیرہ اور قند سیاہ کے ہمراہ کھلائیں۔ موسمی جھاڑے میں ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں پرسوتی بخار میں شہد یا آب ادرک کے ہمراہ کھلانا بہتر ہے +

تنبیہ۔ چوبیس گھنٹے میں دو دفعہ سے زیادہ نہ کھلائیں +

المسیح کے پچھلے پرچے

المسیح سال اول کے دس پرچوں کی قیمت ع۲ علاوہ محصول + ناظم دفتر المسیح

علمی شکوک

قدحِ کبریتی

(از جناب حکیم سید علی کوثر چاندپوری)

مولانا شادانی کا مختصر مگر دلچسپ مضمون، جسکو میں بیتابیٔ انتظار کے بالکل آخری اور سخت لمحات میں التفاتِ ناز کا بہترین اور خوبصورت مرقع خیال کرتا ہوں، نظر سے گذرا +

جناب شادانی کے جذباتِ لطیف کسی علمی تحریر میں، یقیناً، میرا تجربہ، وغیرہ الفاظ دیکھکر غالباً اس قدر مجروح ہو گئے، کہ اُن میں یہ حس باقی نہیں رہا۔ کہ مضحکہ خیز حقیقتاً کوئی ایسا وقیع خطاب ہے۔ جس سے کسی متانت پسند شخص کا نیازِ آرزو پامال نہیں ہوسکتا +

اُنکا یہ رنگِ حلاوت میری شانِ طبابت کے منافی ہے۔ یا میرے جذباتِ خیر اندیشی کا خون کرتا ہے؟ ہرگز میرا یہ مدعا نہیں۔ کیونکہ مجھ سے صدہا سال قبل حافظ مرحوم کے شاعرانہ، حقیقی حیات نے اس مفہوم کو ضروری حد تک صاف کر دیا ہے اس لئے برادرِ شادانی کا یہ خاص عطیہ میرے نزدیک ہر حیثیت سے اک نہایت شاندار طغرائی اُمتیاز ہے۔ جو بہت ہی پاک جرم کی پاداش میں بارگاہِ معلیٰ سے عطا ہوا اور میں تو اپنے تاثراتِ قلب کی صحیح ترجمانی کے لیے حافظ کے اس پاکیزہ جذبہ کا اعادہ کافی سے زیادہ سمجھتا ہوں۔ جوابِ تلخ .....

حقیقت یہ ہے، کہ اس قسم کے کرخت الفاظ ہی ذریعہ کامیابی سمجھے جا سکتے ہیں، خصوصاً اسوقت جبکہ وہ کسی ایسے مقدس وجود کی طرف منسوب ہوں جس کی ذاتِ گرامی کے ساتھ بہت سے تشنہ کامانِ حیات کی خصوصی التجائیں وابستہ ہوں۔ اور اس سے

بعض خاص اکتشافات کی گہری توقع۔"

میں نے اپنے معزز معصر کو مجبور نہیں کیا کہ وہ خواہ مخواہ میرے تجربہ سے اتفاق ظاہر کر دیں بلکہ تجربہ کا حوالہ صرف اس غرض سے دیا گیا تھا کہ یہ اک ایسی دلیل ہے جس سے اتفاق قطعاً ناگزیر ہوتا ہے۔ "المشاہدۃ اقوی الدلائل" آپ نے سنا ہوگا پھر نہ معلوم کیا سبب ہے اک تجربہ کو (جو تقریباً مشاہدہ ہی ہوتا ہے) بایں تحقیر ٹھکرا دینے کا۔ میں جانتا ہوں اصولی تجربہ ابھی یہاں تک ذلیل نہیں ہو گیا کہ اسکو علمی ابحاث سے خارج کر دینا ضروری ہو"

مولانا شادانی "میرے پیش کردہ دلائل کو مسلمات نہیں سمجھتے۔ حالانکہ فن طب اُن کو بہت زیادہ اہم خیال کرتا ہے۔ آخر مجھے بتا کیوں نہیں دیا جاتا مسلمات کا معیار توازن کیا ہے؟ کیا وہی اور صرف وہی جواہر ریزے مسلمات قرار دیے جا سکتے ہیں جو جناب شادانی کے قلم سے رشتۂ اتحاد مرتبط رکھتے ہوں۔

میرے اچھے دوست۔ میں اس جگہ اک بیتاب اور عمیق دل سے نکلنے والے قہقہے کی گونج میں جناب کے گوش مبارک تک دوبارہ وہی صدائے مضحکہ انگیز وہی آواز سامعہ خراش" پہونچانے کی جرأت کرتا ہوں۔ جس سے جناب کے نہایت لذیذ اشتغال میں خفیف سی حرارت پیدا ہو چکی ہے۔ اور جسکو اب کی مرتبہ "فلسفہ حکمت" کی مخصوص ترین توجہ اور پوشیدہ کارفرمائیوں نے پہلے سے زیادہ قوی بنا دیا ہے۔

اُمید ہے، جناب میرے اختلاف کو متعصبانہ شغف وانہاک سے بالکل الگ پا کر، مجھے دلائل سے مطمئن بنانے کی سعی فرمائیں گے۔

جمعیت طلبائے قدیم

بزم احباب

(۱)

کشتۂ کہ عشق نوازد نہ گذارد ت بدبیاں

بہ جنازہ گر نیائی۔ بہ مزار خواہی آمد

جذبہ صادق کا بھلا ہو کہ اسے بہر گونہ فتح و کامیابی ہوتی ہے۔ ہمارے دوست مولوی حکیم محمدؐ احمد صاحب مراد آبادی کو جمعیت کے ساتھ جو خلوص و محبت ہے۔ میں دل سے قائل ہوں کہ وہ قابل قدر ہے۔ میں نے المسیح ماہ دسمبر میں شکوۂ محبت کے طور پر لکھدیا تھا کہ "وہ عرصہ سے جذبہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ مگر نہ معلوم وہ کونسے موجود ہیں کہ انکا ارادہ قوت سے فعل میں نہیں آتا" میرا اسقدر لکھنا تھا کہ وہ باوجود مجبور و معذور اور مصروفِ کار ہونے کے رواں دواں مراد آباد سے دہلی وارد ہوئے۔ اور گرمی محبت سے شدتِ سرما کی تکلیف بھی کافور ہوگئی۔ کئی روز تک دہلی رونق افروز رہے۔ جمعیت کے متعلق بہت سے مستندین سے ملے۔ تبلیغ و اشاعت کے بہت سے مفید مشورے ہوئے۔ حکیم مولوی شمس الاسلام صاحب نائب معتمد جمعیت کو شہر سے قرول باغ تک پکڑ کر لائے۔ اور چندہ دلوانے کے علاوہ جمعیت کے کاموں کے لئے ابھارا۔ اگرچہ مولوی شمس الاسلام صاحب کی طرف اس وعدہ کے بعد بھی وہی شکایت قائم ہے۔ اور غالباً آئندہ بھی دور نہ ہوگی۔ ہاں اگر اُنسے کام لینے کے لیے مولوی محمدؐ احمد صاحب دہلی میں موجود رہیں۔ تو شاید یہ شکایت دور ہوسکتی ہے +

کبیر الدین

تحریک انتخاب اسمی میں ایک نئی آواز

المسیح ماہ گذشتہ میں جناب مولوی حکیم محمدؐ احمد صاحب اور جناب مدیر نے ایک مبارک تحریک ہمارے سامنے پیش کی ہے۔ اور جسکا خلاصہ یہ ہے:-

"ہر وہ طالب علم جو طبیہ کالج دہلی کا سند یافتہ ہو وہ اپنے نام کے آگے "درجہ" اور درجہ کے بعد لفظ طبیک یا طبی لکھا کرے۔ جس سے یہ پتہ چلیگا کہ یہ طبیہ کالج دہلی کا تعلیم یافتہ ہے۔ جس طرح سے علیگڈہ کالج کا تعلیم یافتہ اپنے نام کے بعد "علیگ" لکھا کرتا ہے"۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تجویز ایک مفید اور قیمتی تجویز ہے۔ میرے دماغ میں بھی عرصہ سے یہ خیال گھوم رہا تھا کہ اسی انتساب کے لیے کوئی مختصر لفظ تجویز کیا جائے جس سے ہم لوگ لمبی لمبی عبارتوں کے لکھنے سے بچ جائیں۔ اسکا تذکرہ میں اپنے دوستوں سے بھی بارہا کیا کرتا تھا۔ مگر شکر ہے کہ اب تحریک نہایت موزونیت کے ساتھ المسیح کے ذریعہ اٹھی ہے۔ اور اب ہر شخص کو رائے دینے اور اظہار خیال کرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔

سردست آپ حضرات نے لفظ طبیک یا طبی تجویز کیا ہے۔ اور یہی دونوں الفاظ معرض بحث ہیں اس لیے میں بھی اپنی حقیر رائے پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔

واقعی یہ دونوں الفاظ نہایت خوبصورت اور اچھے ہیں۔ مگر ان میں کوئی تخصیص نہیں معلوم ہوتی۔ ہندوستان میں کئی طبیہ کالج کہلاتے ہیں۔ مثلاً مدراس کا طبیہ کالج نظام طبیہ کالج۔ لکھنؤ طبیہ کالج۔ یا ابھی جو مدارس ادنیٰ ہیں۔ کل وہ کالج کہلا سکتے ہیں جس طرح ہمارا کالج کل تک مدرسہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس لیے ظاہر ہے کہ لفظ طبی یا طبیک ہر طبیہ کالج کا مستند اپنے نام کے ساتھ لکھ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں ہمارا مدعا فوت ہوتا ہے۔ اس لئے میں کچھ ایسے الفاظ پیش کرتا ہوں جس سے کم از کم یہ اشتراک و عمومیت دور ہو سکتی ہے۔ مثلاً اجملطیک اجملی۔ مسیحی۔ یعنی ان الفاظ کو لفظ طبی۔ یا طبیک کی بجائے درجہ کے بعد لکھا جائے۔

اجملطیگ میں عالیجناب معلیٰ القاب مسیح الملک بہادر کے نام نامی (اجمل) کے ساتھ طبی کے شروع کا حرف ط۔ اور کیالیے کے شروع کا حرف "گ" انگریزی قاعدہ کے مطابق لیکر ملادیا ہے۔

اجملی لفظ زیادہ مختصر اور سادہ ہے۔ اور اسکی نوعیت بالکل اُردو فارسی کے مانند ہے۔

مسیحی کا لفظ بھی حضرت مسیح الملک بہادر کے قومی خطاب کا پہلا جز ہے۔ جس میں یائے نسبت لگادی گئی ہے۔

ان تینوں الفاظ میں سے کوئی لفظ اختیار کیا جائے تو مقصد اصلی بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسرے اطبا بھی اسے استعمال نہیں کرسکتے۔

محمد عبد السلام بنگلوری

جمعیت کے بعض مضامین بوجہ عدم گنجایش اگلے المسیح میں درج ہونگے۔ مدیر

اجوبہ

(۳۰) کسی صاحب کو معلوم ہو تو تحریر کریں۔ نایب مدیر

(۳۱) سفوف کرنے کی مشین کے متعلق "ہندوستانی دواخانہ دہلی" سے خط وکتابت کیجئے۔ نایب مدیر

(۳۲) اس مرض کا عمدہ اور مفید نسخہ گذشتہ صفحات میں درج ہوچکا ہے۔ نایب مدیر

(۳۳) انشاء اللہ المسیح ماہ مارچ میں اس موضوع پر ایک مفصل مضمون درج کیا جائے گا۔ نایب مدیر

اسئلہ

ایک خاص سوال

(۳۴) ایک مریض عمر تقریباً ۳۰ سال برف اور دیگر سرد اشیاء استعمال کرنے کا بہت عادی تھا۔ یہانتک کہ موسم سرما میں بھی علی الصبح دودھ دہی کی لسی اکثر پی جاتی تھی۔ جسم نہایت تنومند اور مزاج گرم تھا۔

عرصہ ۷ ماہ کا ہوا اول گھٹنوں میں خفیف درد ہونے لگا جو آہستہ آہستہ ترقی کرنے لگا۔ اور سردی کا موسم آجانے پر ہر وقت درد رہنے لگا۔ اور گھٹنے متورم رہنے لگے۔ مریض اسکی طرف سے بے پروا رہا۔ اور کچھہ علاج نہ کیا۔ اس کے بعد پیشانی اور سر کے پچھلے حصے میں درد ہونے لگا۔ جو کہ نہایت تکلیف دہ تہا۔ بعض وقت سر میں دو چیزیں ٹکراتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔ آدہ منٹ کا سکون ہونیکے بعد پھر ٹکر محسوس ہوتی تھی۔ گدی میں ہر وقت درد رہتا تھا کچھہ عرصہ یہ حالت رہنے کے بعد یہ نئی بات پیدا ہوئی کہ پیشاب کے بعد منی خارج ہونے لگی اور عضو مخصوص جو پہلے اچھی حالت میں رہتا تھا۔ اب سکڑا ہوا اور سست رہنے لگا۔ مریض اس حالت سے پریشان ہوکر علاج کی طرف متوجہ ہوا۔ کچلہ اور دیگر مقوی اعصاب ادویہ کے مرکبات کھائے اگرچہ قدرے فائدہ محسوس ہوا سر اور گھٹنے کا درد دور ہوگیا۔ لیکن ضعف کی شکایت باقی ہے۔ خیزش مکمل نہیں ہوتی۔ اور بدن درد کرتا رہتا ہے حکما اور ڈاکٹر صاحبان سے التماس ہے کہ مریض کے حالات پر غور و خوض فرماکر مریض کے لئے کوئی مکمل اور سود مند علاج تجویز فرمائیں۔

ایک خریدار

(۳۵) چند یوم ہوئے مجھے موضع امرگڈہ ریاست پٹیالہ میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں پر ایک جوگی سے بات چیت ہوئی اثنائے گفتگو میں اصرار کرنے پر انہوں نے مجھے یہ دکھایا کہ ڈیڑھ گز لمبی ایک داتن (مسواک) لیکر حلق میں اتاری اور پھیپھڑے کے ایک طرف کے

پینیدے میں نظر آئی یعنے ریہ کی جڑ میں ہاتھ سے محسوس ہوتی تھی اسی طرح دوسری داتن دوسری طرف کے ریہ کے جڑ میں اُتار دی اور تیسری داتن اور حلق کے اندر اُتاری جو کہ عظم عانہ پر ہاتھ سے محسوس ہوتی تھی میں حیران ہوں کہ اگر ایک قطرہ پانی بھی ریہ کی نالی میں چلا جاوے تو کھانسی بیتاب کر دیتی ہے یہاں دونو طرف دو داتن ہیں۔ تیسری کی نسبت جو عظم عانہ کے سامنے پہلو پر معلوم دیتی تھی کوئی راستہ معلوم نہیں دیتا۔ ان سب کی کیا وجہ ہے اسکو المسیح کے علمی شکوک میں دیگر جواب عنایت فرمائیں تو نہایت بہتر ورنہ جو مناسب خیال کریں اور اس طرح جواب ضرور عنایت ہو۔ چشم دید واقعہ کو جھوٹ قرار نہیں دیا جا سکتا اور نہ ہی ماننے کے لیے کوئی دلیل کتب حکمت میں موجود ہے۔ لہذا سخت حیرانی ہے۔

راما نند شرما "حکیم حاذق"

(۳۶) مجھے سیاہ پتھر کی ایک کھرل کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو اسکی قیمت اور پتہ سے مطلع فرمائیں ۔ خریدار ۲۸۴

(۳۷) جوت سنبھلی کے پھول اور لعاب بابیل کے فوائد کسی صاحب کو معلوم ہوں تو درج المسیح فرمائیں ۔ بشن داس چڈھ

(۳۸) المسیح ماہ نومبر میں حکیم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب لاہوری کی طرف سے ایک مقوی باہ نسخہ درج ہوا ہے۔ جسمیں کالے سانپ کا زہر پڑتا ہے۔ لیکن حکیم صاحب نے زہر کا طریق حصول درج نہیں کیا۔ حکیم صاحب موصوف سے گذارش ہے۔ کہ وہ سانپ سے زہر علٰحدہ کرنے کا طریقہ درج المسیح فرمائیں ۔ عبدالکریم شاہ خریدار المسیح

(۳۹) ایک شخص عمر ۴۱ سال کا جسم فربہ ہو گیا ہے۔ جسکی وجہ سے عضو مخصوص برائے نام رہ گیا ہے۔ قوت باہ بالکل زائل ہو چکی ہے۔ بجلی لگوا چکے ہے۔ اور مقوی باہ ادویہ بھی استعمال کر چکے ہے۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ حکما سے التماس ہے کہ وہ مریض کے لیے کوئی مفید دوا تجویز فرمائیں ۔ حامد حسن دہلوی

(۴۰) اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو رواڑی بوٹی کے ہر زبان کے مشہور نام اور اس کے افعال و خواص تحریر فرمائیں ۔ خریدار ۳۷۵

(۴۱) ایک نسخہ میں بچھناگ سفید اور میٹھا تیلیہ لکھے ہوئے ہیں۔ کیا یہ دونوں چیزیں علٰحدہ علٰحدہ ہیں؟ اور اسی نسخہ میں تخم کرنجوہ یا حرمل ۵ تولہ لکھا ہوا ہے۔ اس سے کیا مطلب ہے؟ درخت رواسن اور تخم جنتر کا دوسرا نام کیا ہے؟ خریدار ۱۵۹

(۴۲) اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو حلوائے زردچوب کی ترکیب تحریر فرمائیں ایسی ترکیب ہو جس سے زردچوب کی تلخی نہ محسوس ہو نیز تمرہندی کا مربہ بنانے کی ترکیب بھی تحریر کریں ۔ خریدار ۵۱

(۴۳) مرض پنس کا علاج مطلوب ہے۔ اس مرض میں ناک میں پھوڑا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے آخر میں ناک بیٹھ جاتی ہے ایک مریض پنس کا بہت علاج کیا گیا۔ لیکن آرام نہیں ہوا ۔ خریدار ۱۵۳

(۴۴) دردھوڑ کے لیے جوہر شفا استعمال کرتا ہوں لیکن سب کو یکساں فائدہ نہیں ہوتا ایسا سہل الحصول اور مجرب نسخہ درکار ہے جو تقریباً ہر قسم کے دردھوڑ کو فائدہ بخشے ۔ (دھوڑ سے کیا مراد ہے۔ المسیح) شیخ اللہ بچایو

(۴۵) تخم سروالہ یا سرالو کیا چیز ہے؟ اور اس کے یقینی افعال و خواص کیا ہیں اور کیونکر استعمال کرایا جاتا ہے؟ ایک روایت جو مجھ تک ایک معتبر ذریعے ایک صاحب کے ذاتی تجربے کے بعد پہونچی ہے یہ ہے کہ یہ حمل نہیں قائم ہونے دیتا۔ اور اگر بچے کی پیدائش بند کرنا ہو تو عورت کو ایام کے چوتھے دن ایک تخم پرانے گڑ کے ساتھ گائے کے دودھ کے ہمراہ کھلا دینا چاہیے۔ ایک سال تک حمل قرار نہیں ہوگا۔ اور عورت کی صحت کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچے گا۔ اگر دوسرے ماہ کے ایام کے بعد ہی ایک تخم کھلا دیا جائے تو دو سال تک حمل نہیں قرار پائیگا۔ اسی طرح جتنے تخم کھلائے جائینگے اُتنے ہی سال تک اثر مطلوبہ حاصل ہوگا۔ ناظرین المسیح سے التماس ہے کہ براہِ کرم اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالیں ۔ ایک خریدار

سمیات
زہر
ہندوستان کے ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں کو ایک مدت سے شکایت تھی کہ ان کو
ہر قسم کے زہر آسانی سے عمدہ و اصلی نہیں ملتے تھے۔ ہم نے بڑی محنت و انتظار کے بعد انکی
اس کی تمام خواہشوں کو پورا کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ ذیل میں ہم ان زہروں وغیرہ کی
فہرست درج کرتے ہیں۔ جو ہم سے ہر ایک ڈاکٹر حکیم و وید صاحبان اپنا نام و پتہ مکمل
لکھکر مندرجہ ذیل قیمتوں پر طلب کر سکتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت یہ ضرور تحریر کریں
کہ یہ زہر کس مطلب کے لئے درکار ہے، اور اپنا نام و پتہ صاف طور پر لکھیں۔
نمبر شمار | نام زہر | قیمت | نمبر شمار | نام زہر | قیمت
۱ | سنکھیا سفید بلوری | ۲ر تولہ | ۷ | میٹھا تیلیہ سیاہ | ۶ر چھٹانک
۲ | سنکھیا سفید معمولی | ۴ " | ۸ | کچلہ عمدہ و صاف | ۳ر "
۳ | سنکھیا لال | ۴ " | ۹ | تخم دہتورہ سیاہ | ۵ر
۴ | سنکھیا زرد | ۴ " | ۱۰ | ہرتال ورقی درجہ اول | ۱۲ر تولہ
۵ | سنکھیا سیاہ | ۸ " | ۱۱ | ہرتال ورقی درجہ اول چھوٹے ٹکڑے | ۶ر تولہ
۶ | دار چکنا | ۴ " | ۱۲ | ہرتال ورقی کا چورا | پانچ روپے سیر
ہمارا پتہ فقط اتنا ہی کافی ہے
وینڈن کمپنی - لاہور

کیمیائی اصطلاحات وغیرہ کا کوئی نام اور کوئی لفظ ایسا باقی نہ ہے جو اس میں مذکور نہ ہو۔ اور جس کی ماہیت نامعلوم ہے۔ اس میں تقریباً پچہتر ہزار الفاظ لغت کی ترتیب پر ردیف وار لکھے گئے ہیں قیمت سے، مجلد ۱۲؍ ہر دو لغات یکجا مجلد ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک

(۸) دہلی کا مطب (ریاض کبیر حصہ اول) اس کتاب میں دہلی کا مایۂ ناز مطب اور دستور العلاج صحیح ہے جس کی تجسس اور تلاش ہر ایک طبیب کو تھی۔ اس مطب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے وہ اصول علاج اور مجرب صدری نسخہ جات ظاہر کیے گئے ہیں جن میں سے اکثر راز سربستہ سمجھے جاتے تھے قیمت ۱؍ مجلد ۱؍

(۹) دہلی کے مرکبات (ریاض کبیر حصہ دوم) اس میں وہ بے بہا اور مجرب مرکبات صحیح ہیں جو دہلی کے لیے ہر طرح مایہ صد ناز و افتخار ہیں اسلیئے اگر آپ کو دہلی کے صحیح مرکبات انکے اصلی اور مجرب نسخہ جات اور انکی باقاعدہ دواسازی کی تلاش وجستجو ہے تو شاید آپ اپنے مقصد کو اس کتاب کے اندر ضرور پائیں گے قیمت ۱؍ مجلد ۱؍

(۱۰) دہلی کی دواسازی (ریاض کبیر حصہ سوم) جس میں دہلی کے اصول کے مطابق یونانی دواسازی کے تمام ضروری ہدایات اور مشکل اصطلاحات اردو زبان میں لکھے گئے ہیں۔ اس میں شربت معاجین۔ خمیرہ جات۔ جواہر۔ عرق۔ لعوق۔ اطریفل غرض ہر قسم کی مرکب ادویہ تیار کرنیکے طریقے بتائے گئے ہیں قیمت ۱۲؍ مجلد ۱؍ تینوں حصے یکجا مجلد ۱؍

(۱۱) مجموعہ کبیر یا قانون نسل اس کتاب میں امراض جنسیات ضعف باہ۔ سرعت انزال وغیرہ کے صدہا صدری اور مجرب نسخہ جات کھلے دل بلا کم وکاست لکھے گئے ہیں۔ کہ معمولی اردو داں بھی اسے پڑھ کر اپنے مرض کی تشخیص کر سکتا ہے اور اپنے لیے قاعدہ صحیح اور مناسب مزاج نسخہ تجویز کر کے استعمال کر سکتا ہے قیمت مجلد ۱؍

(۱۲) ترجمہ کامل الصناعہ (حصہ تشریح عظام) ۱؍ (۱۳) رسالہ سماع الصدر اسٹتھسکوپ کا طریقہ استعمال ۱؍ (۱۴) رسالہ مقیاس الحرارت (تھرمامیٹر کا طریقہ استعمال) ۱؍ (۱۵) رسالہ اسمائے امراض و اوزان طبی ۱؍

(۱۶) تشریحی تصاویر رنگین۔ یہ یونانی طب کا شاندار اضافہ ہے۔ اسکے دو حصے ہیں حصہ اول میں عظام۔ رباطات۔ عضلات کی تصویریں۔ اور حصہ دوم میں شرائین۔ اوردہ۔ اعصاب۔ سر سے پاؤں تک تمام احشا کی بہت سی رنگین تصویریں ہیں۔ حصہ اول ۱؍ حصہ دوم ۱؍ (۱۷) تصاویر احشا (تشریحی تصاویر قدیم و خورد) اس میں صرف احشا کی تقریباً ستر تصویریں ہیں قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول

پتہ:- ناظم دار الکتب مسیح قرول باغ دہلی

میزان
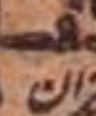
دار السلطنت دہلی میں

خالص روغن بادام کا واحد کارخانہ

ہم چیلنج دیتے ہیں

کہ اس کارخانہ سے بہتر اور قابل اطمینان روغن بادام ہندوستان بھر میں دستیاب نہیں ہو سکیگا کیونکہ
اول درجہ کے تازہ باداموں کا مغز نکلوا کر پوری نگرانی میں خاص اہتمام سے تیار کرایا جاتا ہے

یہ روغن

دہلی کے بڑے بڑے دواخانوں میں میزان مارکہ روغن بادام کے نام سے مل سکتا ہے ہر شیشی پر
مالک کارخانہ کے نام کی مہر اور لیبل پر نشانی میزان مارکہ ضرور رہیگی۔

دہلی کے تمام باشندے اور روساء شہر

اس سے بخوبی واقف ہیں کہ میزان مارکہ روغن بادام نہایت عمدہ اور قابل اعتماد ہے اگر آپکو
خالص روغن بادام کی ضرورت ہے تو آپ اس کارخانہ سے منگوا کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی
جس میں چار تولہ روغن ہے تیرہ آنے۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

نوٹ نرخنامہ جس میں مختلف اوزان کی شیشیوں کی قیمتیں اور روغن بادام کے
مختصر فوائد درج ہیں کارڈ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

ایچ۔ ایم۔ اے مجید پروپرائٹر کارخانہ روغن بادام بازار سیتارام دہلی